بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح حیات

جنابِ عمارؓ ابنِ یاسرؓ

صحابی خاص جنابِ رسول مقبولؐ از فدایان

امیرالمومنینؑ و اہلبیتؑ اطہار۔

مؤلفہ

راحت حسین ناصری

سوانح جناب فضہ و سلمان فارسیؓ و حکمت الہیہ وغیرہ

پیشکش و اہتمام

محمد وصی خان؛ صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ
محفل حیدری ناظم آباد نمبر ۴ کراچی۔

Presented by Ziaraat.Com

معنون

میں اپنی اس مختصر اور ناچیز کتاب کو اپنے برادرِ محترم جناب ناصر حسین خاں صاحب مرحوم و مغفور کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں جن کی حقیقی و پرخلوص محنت و الفت میرے دل و دماغ کے ہر گوشہ میں بسی ہوئی ہے اور جن کی ناوقت مفارقت نے میرے بازو کو شکستہ کر دیا۔

پروردگارِ عالم سے بہ عجز دست بدعا ہوں کہ اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرما کر اس کا ثواب مرحوم و مغفور کی روح پرفتوح کو پہنچتا رہے۔

غلام غلامانِ آلِ محمد

راحت حسین ناصری عفی عنہ

جملہ حقوق ہر لحاظ سے بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	سوانح حیات عمار یاسرؓ
مؤلفہ	راحت حسین ناصری۔
پیشکش و اہتمام	محمد وصی خاں صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ
طباعت	مشہور آفسٹ پریس
سن طباعت	جنوری ۱۹۷۹ء ۔ ناشر محفل حیدری۔
قیمت	چھ ۶ روپے۔

Presented by Ziaraat.Com

یا صاحب العصر والزمان ادرکنی

راحت حسین ناصری

مؤلفہ کتاب

سوانح جناب فضہؑ۔ سوانح جناب سلمان فارسیؓ۔ سوانح جناب عمار ابن یاسرؓ۔ حکمت الٰہیہ حصہ اول و حصہ دوم۔

کتاب ملنے کا پتہ:۔ قیمت کتاب ۶/ روپیہ

محفل حیدری ناظم آباد نمبر ۴ ۔ کراچی

فاتحہ برائے العباس نواب محمد وصی خان
وصی حیدر زیدی و دیگر مومنین

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر والزمان ادرکنی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اضافی سرورق	۱
۲	معنون	۲
۳	فوٹو مولفہ	۳
۴	سوانح حیات عمار یاسر پہ ایک نظر از محمد وصی خاں	۶
۵	ھدیہ	۱۷
۶	مقدمۃ الکتاب	۲۰
۷	عمارؓ یاسر نسبتی حالات	۲۶
۸	عمارؓ کا مشرف بہ اسلام ہونا	۲۹
۹	اسلام لانے کے بعد کے حالات	۳۰

Presented by Ziaraat.Com

۱۰	عمارؓ کی ہجرت	۳۳
۱۱	عمارؓ کی عبادت	۳۳
۱۲	مسجد نبوی کی تعمیر اور آپ کی خدمات	۳۴
۱۳	عمار یاسر کا جن سے لڑنا	۳۵
۱۴	عمارؓ کی اہلبیت سے عقیدت	۳۶
۱۵	وفاتِ رسول کے بعد آپ کی زندگی کے حالات	۴۶
۱۶	زندگی کے متفرق حالات	۴۹
۱۷	خلافت ثالثہ کے زمانہ میں آپ پر مصیبتیں	۵۱
۱۸	جنگِ جمل و صفین میں شرکت	۵۳
۱۹	جنگ صفین میں شہادت	۵۴
۲۰	عمارؓ یاسر سے خلیفۂ وقت کی بدسلوکی	۶۴
۲۱	عمارؓ یاسر کے مختلف حالات زندگی	۶۴
۲۲	خاتمۃ الکتاب	۸۵
۲۳	مختصر فہرست کتب جن کی مدد سے یہ کتاب تیار ہوئی	۸۸

کتاب تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا حصہ :-

مرتبہ۔ و مؤلفہ محمد وصی خاں۔ قیمت مکمل چار سیٹ

ایکسو ۱۲۰ بیس روپیہ

ایک تاریخی اہمیت کی دستاویزی کتاب

Presented by Ziaraat.Com

سوانح حیات عمارؓ یاسرؓ پر ایک نظر

ایک عرصہ سے ہماری تمنا تھی کہ خطیب منبر سلونی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب و جاں نثاروں کے فضائل و مناقب کو مختلف کتابوں سے چن کر سوانح حیات کی صورت میں یکجا کریں لیکن یہ کام آسان نہ تھا اور انسان بالطبع سہل پسند واقع ہوا ہے اس کی طبیعت مشکل کاموں سے بھاگتی ہے۔ ارادے متزلزل ہو جاتے ہیں۔ عزم باقی نہیں رہتا یہی حال ہمارا ہوا کہ رہ رہ کر خیال تو آتا تھا کہ اس کام کا بیڑا اٹھائیں۔ لیکن ہر دفعہ مشکلات اور دشواریوں کا تصور ہمت پست کر دیتا تھا۔ سچ ہے کہ ہر چیز اور ہر کام کے لئے وقت معین ہوتا ہے۔ جب وقت آجاتا ہے تو منجانب اللہ خود بخود اس کی تکمیل کے اسباب فراہم ہو جاتے ہیں اور وہ کام ہو کر رہتا ہے۔ یہی کچھ میرے ساتھ ہوا کہ میری تمنا کو عالیجناب احمد حسین صاحب ناصری نے پورا کر دیا۔ بات کچھ اس طرح ہے کہ کچھ دنوں پہلے سرکار حجۃ الاسلام علامہ طالب جوہری صاحب قبلہ کے شریعت کدہ پر ناصری صاحب قبلہ سے ملاقات ہو گئی باتوں باتوں میں تذکرہ نکلا کہ اصحاب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی مکمل اور جامع سوانح یکجا طور پر نہیں ملتی۔ جناب ناصری صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سالار فوج حیدری جناب عمار یاسر کی سوانح حیات لکھ کر رکھی ہے۔ اگر آپ اس کو چھپوانا چاہتے ہوں تو حاضر ہے۔ بس پھر کیا تھا ہم فوراً ناصری صاحب کے دولتکدہ پر حاضر ہوا مسودہ لیا پڑھا۔ خدا کی قسم جس محنت سے اور کاوشوں سے اس کو لکھا ہے اس کا اندازہ آپ کو پڑھنے کے بعد ہو گا۔ جناب ناصری صاحب قبلہ کئی عدد کتابیں ندیہ

Presented by Ziaraat.Com

قارئین کر چکے ہیں جو ہاتھوں ہاتھ مومنین نے قبول کیں۔ ادارہ محفلِ حیدری اس کتاب کی اشاعت اپنے ذمہ لے کر فخر محسوس کرتا ہے جو کہ اخبرِ رسالت کے طور پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دل تو میرا بھی کچھ لکھنے کو کر رہا ہے اور کیوں نہ کرے یہ وہ عظیم ہستی ہے جس کو بیک وقت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کی خدمت کرنے کا بھرپور موقع ملا ہے۔ رضہ

حضرت عمار یاسر حضور اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان عظیم اصحاب میں سے ایک تھے۔ جن کی محبت کا حضور اکرمؐ کو حکم دیا گیا تھا اور جنت جن کی مشتاق تھی۔ آپ کے والد جناب یاسر تھے۔ اور والدہ محترمہ سمیہ تھیں۔ آپ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ اسی طرح موحد اور دینِ ابراہیمی پر تھے جس طرح حضرت عبدالمطلبؑ و حضرت ابو طالبؑ تھے۔ آپ نے اظہارِ اسلام اس وقت کیا جب آپ سے قبل تین آدمی اظہارِ اسلام کر چکے تھے۔ آپ کی ولادت سن ہجری سے ۸۰ سال قبل ۵۶۶ء کو جمعہ کے دن ہوئی آپ کی کنیت ابو الیقظان تھی۔ آپ کا رنگ گندمی قد لانبا سینہ کشادہ تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آخر عمر میں بال سفید ہو گئے تھے۔ آپ بنی مخزوم کے حلیف تھے آپ کے والد یاسر اپنے بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ یمن سے مکہ اپنے ایک بھائی کی تلاش میں آئے جو عرصے سے لاپتہ تھا۔ یاسر مکہ میں رہ گئے اور ان کے دونوں بھائی واپس یمن چلے گئے یاسر کی شادی ابو حذیفہ بن مغیرہ مخزومی نے سمیہ کے ساتھ کر دی جس سے حضرت عمار پیدا ہوئے حضرت عمار جہاں حضرت رسولِ کریمؐ کے عظیم صحابی تھے وہاں حضرت علی علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

کے منتخب اور عظیم ساتھی۔ آپ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ آپ نے علی علیہ السلام کے ساتھ جب رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی۔ آپ مسجد قبا کی بنیاد میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ آپ نے مسیلمہ بن کذاب کی جنگ میں بھی شرکت کی تھی حضرت رسول کریمؐ حضرت عمارؓ کو بے حد چاہتے تھے

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ حضرت عمار یاسر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔ تو حضورؐ نے ان الفاظ میں اجازت دی:۔ مرحبا الطیب المطیب میرے پاس میرے پاک و پاکیزہ کے لیے جگہ کشادہ ہے۔ شوق سے آئیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ عمار میرے وہ صحابی ہیں کہ جب ان کے سامنے دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ ان میں سے اپنی زیرکی کی وجہ سے اسی کو اختیار کرتے ہیں جس میں خیر ہی خیر ہوتی ہے۔

آپ ایک عظیم صحابی تھے۔ آپکی عظمت صحابیت کا اعتراف حضرت عمرؓ کو بھی تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ "ھو من نجباء اصحاب محمد"۔ عمار یاسرؓ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے تھے۔ حضرت رسول کریمؐ نے حضرت عمار اور خالد بن ولید کی باہمی چپقلش کے موقع پر فرمایا کہ جو شخص عمارؓ سے بغض رکھے خدا اس سے بغض رکھے اور جو شخص عمار سے دشمنی رکھے خدا اسے دشمن رکھے۔ خالد بن ولید کا کہنا ہے یہ بات حضورؐ صلعم کے زبان اقدس سے سن کر میں نے اس بات کی کوشش کی کہ عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ چنانچہ میں اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

حضرت عمارؓ کا دور ابتلا:۔ حضرت عمار بن یاسر اظہار اسلام کے بعد بھی صحابہؓ

Presented by Ziaraat.Com

و آلام کی چکی میں پسیے جانے لگے۔ ان کو ایکدن کا بھی سکون نصیب نہ ہوا۔ ان پر
کفار قریش نے ایسے ایسے مظالم ڈھائے جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ کبھی پتھر آگ پر تپا کر ان کے سینے پر رکھے گئے۔ کبھی ان کو پانی میں ڈبو دیتے
تھے۔ اور یہ عالت ہوتی تھی کہ مشکل سے جان بچتی تھی۔ مورخین کا بیان ہے کہ کفار
قریش نہ صرف عمار بلکہ ان کے والد ماجد یاسر اور والدہ سمیہ اور بھائی عبداللہ
کو بلال اور خباب صہیب کے ساتھ پکڑ کر لوہے کی زرہیں پہناتے اور صحرائے
مکہ کی شدید ترین دھوپ میں کھڑا کر دیتے تھے اور یہاں تک کہ سورج کی گرمی
اور لوہے کی حدت و تمازت ان کے جسم کو پکا دیتے تھے۔ اور ان کے دماغ میں
ابال آجاتا تھا۔ اور ان کی قوت برداشت ختم ہو جاتی تھی ایسے نازک وقت اور اہم
حالات میں جبکہ روح پرواز کرنے پر تیار ہوتی تھی۔ ان سے کہتے تھے کہ اگر زندگی
چاہیئے اور مصائب و آلام سے بچنا چاہتے ہو تو وہ کلمات کہو جو ہم تم سے کہلوانا
چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ حضور صلعم کی شان میں ناروا الفاظ اور وحدت خداوندی کے
خلاف الفاظ زبان سے جاری کر کے ان سے اسے دہرانا چاہتے تھے بالآخر
یہ حضرات تقلید کرتے تھے اور اپنی جان بچا کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو جاتے
تھے۔ ایک دن جناب یاسر نے نامناسب الفاظ اپنی زبان سے جاری کرنے
سے انکار کر دیا تو انھیں قتل کر دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ دونوں پاؤں دو
اونٹوں کے پیروں میں باندھ کر اونٹوں کو الگ الگ سمت ہنکایا گیا۔ جس سے ان کا
جسم پھٹ گیا اسی طرح جناب سمیہ نے بھی انکار کیا تو ان کے پیروں کے درمیان نیزہ
مار کر شہید کر دیا گیا۔ لیکن عمار نے پہلے انداز پر جان بچائی اور حضور صلعم کی خدمت میں

Presented by Ziaraat.Com

حاضر ہو کر سارا واقعہ اور اپنے والدین کی شہادت کا ذکر کیا تو انھوں نے جناب یاسر اور جناب سمیہ کو دعائیں دیں اور فرمایا کہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ اپنے مقام پر ہے۔ اور جو کچھ تم نے کیا وہ اپنے مقام پر ٹھیک ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جناب عمار یاسر نے رسول خدا صلعم سے حالات و واقعات بیان کئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ جو کچھ ہونا تھا ہوا۔ اب بھی اگر ایسی ہی مشکل پیدا ہو جائے تو تم یہی صورت اختیار کرنا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہارے دل کی کیفیت کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ میرا دل تو مطمئن ہے۔ حضرت رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر غم نہ کرو تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ مفسرین کا بیان ہے کہ یہ آیت من کفر باللّٰہ بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان (ترجمہ:- جو شخص کفر پر مجبور کیا جائے مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو تو اس سے کچھ مواخذہ نہیں۔ (پ ۱۴، رکوع ۲۰)

حضرت عمار کی شان میں نازل ہوئی۔ علامہ ابن عبد البرؒ کا کہنا ہے کہ ھذا اجتمع اھل التفسیر علیہ۔ اس آیت کے حضرت عمار بن یاسر کی شان میں نازل ہونے پر اہل تفسیر کا اجماع ہے۔ مورخین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کے تقیہ کا حکم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر کو دیا تھا (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۲)

یہ امر بھی تذکرے کے قابل ہے کہ تقیہ وقایہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی تحفظ کے ہیں۔ یعنی حالات کی روشنی میں اپنے جان و مال کی حفاظت کو تقیہ کہتے ہیں۔ امام کائنات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

Presented by Ziaraat.Com

التقیہ دینی و دین آبائی۔ تقیہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے۔ یہ قرآنی طریقہ ہے اور امام اسماعیل بخاری اپنی صحیح البخاری میں لکھتے ہیں۔ التقیہ الی یوم القیامۃ۔ تقیہ قیامت تک کے لیے ہے۔

مختصر یہ کہ کفار قریش نے یاسر اور سمیہ یعنی حضرت عمار کے والدین کو بری طرح شہید کر دیا۔ حضرت عمار کے لیے یہ بہت بڑی فضیلت اور عظمت ہے کہ راہِ اسلام میں وہ خود اور ان کے والدین شہید ہوئے۔ حضرت عمار کی والدہ نہایت لائق، شریف اور صاحب فضیلت خاتون تھیں۔ اسلام میں یہ پہلی مسلمان خاتون ہیں جو رتبہ شہادت پر فائز ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عمار نے حضرت رسول کریم صلعم سے اپنی والدہ کے مصائب بیان کیے تو انھوں نے فرمایا کہ اے ابو یقظان صبر کرو۔ اس کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کیا کہ میرے پالنے والے آل یاسر کو جہنم سے دور رکھنا۔ ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمار یاسر کو قریش نے آگ میں پھینک دیا تو حضرت رسول کریم صلعم نے آگ کو مخاطب کر کے فرمایا: یا نار کونی بردًا و سلامًا علی عمار کما کنت بردًا و سلامًا علی ابراھیم۔ اے آگ! عمار یاسر پر اسی طرح سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوئی تھی۔ تو آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس نے انھیں کوئی اذیت نہیں پہنچائی۔

حضرت عمار یاسر کے متعلق مورخین اور محدثین نے لکھا ہے کہ تعمیر مسجد نبوی کے وقت وہ سب سے زیادہ پتھر اٹھاتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ عمار یاسر دو گنے پتھر اٹھاتے تھے کہ میں جو پتھر اٹھاتا ہوں اپنی ایک طرف سے اٹھاتا ہوں اور

Presented by Ziaraat.Com

ایک حضور صلعم کی طرف سے جس وقت وہ پتھر اٹھاتے تھے حضور نبی کریمؐ ان کے چہرے کی گرد صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: افسوس عمار! تجھے باغی گروہ قتل کریگا تو اسے جنت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھے جہنم کی دعوت دیتے ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ عمار حق کے ساتھ ہے اور حق عمارؓ کے ساتھ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلعم فرمایا کرتے تھے کہ عمار یاسرؓ سر سے پاؤں تک ایمان ہی ایمان ہے۔

عمار یاسرؓ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد

یہ امر قابل توجہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اصحاب جو بلند ترین مدارج پر فائز تھے اور حضور اکرم صلعم ان کی بے پناہ عزت کیا کرتے تھے وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے زیادہ انہیں کو ستایا گیا۔ یعنی جب حضور دنیا سے بظاہر رخصت ہوگئے اور مصائب و آلام کا دھارا ان کے اہل بیت کو تباہ و برباد کرنے چلا تو اس میں وہ اصحاب بھی غرق کئے گئے جو عظمت آل محمدؐ سے واقف تھے اور جو ان کی عزت و توقیر کو فرض سمجھتے تھے حضرت عمارؓ یاسر بھی اسی طرح ستائے گئے جس طرح سلمانؓ، ابوذرؓ وغیرہ ستائے گئے تھے۔ تواریخ میں ہے کہ حضرت یاسر کی زندگی شروع سے آخر تک مصائب و آلام کے پہاڑ سے ٹکراتے رہے۔ عہد حیات رسولؐ میں کفار ستاتے رہے اور عہد حیات رسولؐ کے بعد منافقین نے اپنا زور دکھایا حضرت عمار یاسرؓ نے وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اسی طرح کسی کی بیعت نہیں کی۔ جس طرح حضرت علی علیہ السلام، سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، اور دیگر چند اصحاب نے نہیں کی جس کے نتیجے میں یہ سب زیر عتاب رہے حضرت عمار ہر دور خلافت میں

Presented by Ziaraat.Com

معتوب رہے۔ جب خلیفۂ سوم کا دور آیا تو انھوں نے حضرت عمار یاسر کو مسجد میں بلا طلب کیا اور ان سے کہا کہ بیعت کر دو۔ انھوں نے حسب سابق انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو صرف علی ابن طالب علیہ السلام کو خلیفہ مانتے اور جانتے ہیں۔ اسی جرم کے انکار پر انھیں بے انتہا پٹوایا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ خود خلیفۂ ثالث نے پیٹ اور پیر پر اتنی لاتیں ماریں کہ انھیں عارضۂ فتق لاحق ہو گیا۔ اور تین دن تک بے ہوش رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمار کی پٹائی میں ان کی تین پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں تو بنی مخذوم جو حضرت عمار کے حلیف تھے سخت برہم ہوئے اور انھوں نے جمع ہو کر اعلان کیا کہ اگر حضرت عمار شہید ہوئے تو ہم ان کے عثمان بن عفان کو قتل کر دیں گے۔

حضرت عمار جنگ صفین میں: حضرت عمار کی ساری زندگی جہاد میں گزری، عہد رسولؐ میں کفار سے جہاد کرتے رہے اور عہد امیر المومنین علیہ السلام میں منافقین سے جہاد کرتے رہے جس طرح آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہر جہاد میں ساتھ دیا ہے اسی طرح علی علیہ السلام کا بھی ساتھ دیا۔ دونا جنگ جمل اور صفین میں حضرت کے ساتھ رہے۔ حذیمہ بن ثابت کا بیان ہے کہ جنگ جمل میں میں نے تلوار نہیں چلائی، اور جنگ صفین میں اس وقت تک جنگ نہیں کی جب تک کہ حضرت عمار شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ باغی جہنمی گروہ کون ہے تو وہ حضرت علیؑ کے لشکر میں شامل ہو گئے حضرت عمار جنگ صفین میں بڑی بے جگری سے اور کمالِ شجاعت سے لڑ رہے تھے اور کہتے تھے کہ تین بار حضور کی معیت میں جہاد کر چکا ہوں اور اب چوتھی مرتبہ خلیفۂ

Presented by Ziaraat.Com

رسول، علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی معیت میں جہاد کر رہا ہوں۔ ان کے ہاتھ میں اگرچہ رعشہ تھا مگر ان کی شجاعت اور بہادری کا ہاتھ مرتعش نہ تھا وہ صفین میں لڑے اور خوب لڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے کہ میں علی علیہ السلام کی حمایت میں جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کا جہاد سمجھتا ہوں حضرت عمار جس دن شہید ہونے والے تھے۔ اس دن فرمایا کہ اے لوگو! جب میں اس دار فانی سے سرائے جاودانی کی طرف چلا جاؤں تو میرا معاملہ لطف ربانی کے حوالہ کر دینا اور تم بے فکر ہو جانا۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ہمارے مقتدیٰ ہیں۔ کل قیامت کے دن اخیار کے حق میں اشرار سے خصومت و نزاع کریں گے۔ حضرت عمار جب اس قسم کی باتیں کر چکے تو آپ نے گھوڑے کو ایڑ دی اور میدان جنگ میں اپنے آپ کو پہنچا دیا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے یہ رجز پڑھا۔

قتلناکم علی تاویلہ — کما قتلناکم علی تنزیلہ
ضرباً یزیل الہام عن مقیلہ — ویذہل الخلیل عن خلیلہ

(ترجمہ: اے معاویہ والو! ہم ابھی تک تم لوگوں سے قرآن مجید کی تاویل پر اسی طرح جہاد کرتے ہیں جس طرح تم لوگوں سے قرآن مجید کی تنزیل پر پہلے جہاد کیا کرتے تھے ہم ایسی جنگ کریں گے کہ سر اڑتے نظر آئیں گے۔ اور ایک دوست دوسرے دوست سے غافل ہو جائے گا۔ سب کو اپنی جان کی پڑ جائے گی۔ (ابو الفداء)

اسکے بعد آپ نے جنگ شروع کر دی اور شیرانہ حملوں سے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے۔ بالآخر شام کا ایک سیاہ دل گروہ ان کے گرد جمع ہو گیا اور ان میں سے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوالعادیہ تھی آپ کے جسم پر ضرب لگائی جس سے آپ

Presented by Ziaraat.Com

بیتاب و ناتواں ہو گئے۔ اور اپنی صف کی طرف لوٹ آئے اور پانی مانگا۔ ان کے غلام جن کا نام رشد تھا۔ دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ اسے دیکھ کر حضرت عمار نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ عمار کی آخری غذا دودھ ہو گا۔ پھر آپ نے وہ پیالہ لے کر نوش فرمایا اور ہمیشہ کے لئے دار البقاء کو تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو جب آپکی شہادت کی خبر پہنچی تو بے چین ہو گئے اور فوراً اُن کے سرہانے تشریف لاکر ان کا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا

الا ایھا الموت الذی ھو قاصدی ارحنی فقد افنیتا کل خلیل

اراک بصیرا بالذین احبھم کانک تنحو نحوھم بدلیل

(ترجمہ) اے وہ موت جو میرا مقصد رکھتی ہے مجھے راحت دے کیونکہ تونے میرا دوست فنا اور ختم کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو ان کو جانتی ہے جن سے مجھے محبت ہے۔ گویا تو ان کی طرف کسی راہ شناس کے ساتھ جاتی ہے۔ پھر آپ نے کلمہ استرجاع زبان پر جاری فرمایا اور کہا کہ جو شخص عمار کی وفات سے دل تنگ نہ ہوا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ بار الہا سوال و جواب کے وقت عمار پر رحم کرنا میرے پالنے والے! یہ وہ بہادر رہے جو ہر وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآل وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ عمار کو شہید کرانے والا۔ ان کو برا بھلا کہنے والا۔ ان پر ہتھیار اٹھانے والا جہنم میں ضرور جائے گا۔ پھر آپ آگے بڑھے اور خود نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی وصیت پر نیز حکم شرع کے مطابق ان کو ان ہی کے کپڑوں میں دفن کر دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عمار بن یاسر ۹۴ سال کی عمر میں ۹ صفر ۳۷ھ مطابق ۲۶ جولائی ۶۵۴ عیسوی بمقام صفین شہید ہو کر مدفون ہوئے۔

خادمِ اہلِ بیتِ اطہار علیہ السلام

محمد وصی خان

صدر مرکزی تنظیم عزاداری رجسٹرڈ

و

صدر ناصر العزا رجسٹرڈ

یہ کتابیں ضرور پڑھئے۔

بیاضِ تسکینِ زینبؑ۔ حصہ اول و دوم اسوم ۱۵ روپیہ فی جلد۔

سوز سلام اور مرثیوں کی تاریخ وار مجالس کا مجموعہ اس بیاض میں ملک کے مشہور اور نامور اساتذہ کے بستوں سے منتخب کلام ہر تاریخ کی مناسبت سے دیا گیا ہے

حسینؑ حسینؑ حصہ اول و دوم قیمت ۲۰ روپیہ فی جلد۔ بیعت علیؑ قیمت ۶ روپے۔ وارثِ فدک۔ قیمت ۴ روپے۔ تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا حصہ مکمل چار حصہ قیمت ۱۲۰ روپیہ۔ قندیل۔ قیمت دس روپیہ۔ اولیاء کرام اور شعراء عظام آستانہ مولا علیؑ پر قیمت ۲۰ روپیہ۔ مقالات سید العلماء قیمت ۲۰ روپیہ۔ کل پاکستان شیعہ ڈائرکٹری قیمت ۲۰ روپیہ۔ علیؑ علی حصہ اول دوم وسوم۔ قیمت ۱۸ روپیہ فی جلد۔

Presented by Ziaraat.Com

ھدیہ

عام طریقے سے دنیا میں کسی کو کوئی ہدیہ پیش کرنے کے لئے تین چیزیں ضروری خیال کی جاتی ہیں اوّل یہ کہ جسکو یہ ہدیہ پیش کیا جارہا ہے اسکی شخصی حیثیت و منزلت کیا ہے۔ دوسرے جو ہدیہ پیش کررہا ہے اس کی شخصیت اُسکے مقابلے میں جس کو ہدیہ پیش کیا جارہا ہے کیا ہے۔ تیسرے جو ہدیہ پیش کیا جارہا ہے اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔ آیا وہ ہدیہ جس کو پیش کیا جارہا ہے اس کے قبول کرنے کے قابل ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ہدیہ پیش کرنے والے کی نیّت کیا ہے کسی ذاتی منفعت کے لحاظ سے پیش کررہا ہے یا خلوص و محبت میں پیش کررہا ہے اور اس کی نیت ہی پر ہدیہ کی قدر و قیمت کا انحصار ہوتا ہے۔

اکثر بلکہ بیشتر اہلِ دولت اپنے سے کمتر و حقیر کا ہدیہ قبول کرنے سے اس اس وجہ سے گریز کرتے ہیں کہ وہ ان کے مرتبہ سے پست ہوتا ہے۔ فرض کیا جائے کہ کوئی معمولی حیثیت کا انسان کتنے ہی خلوص سے کسی صدرِ مملکت یا بادشاہِ وقت کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرنے کا ارادہ کرے تو وہ شخص اپنی کم مائیگی کے سبب صدرِ مملکت تک نہ پہنچ سکتا ہے اور نہ ہدیہ کے قبول کرنے کی نوبت آسکتی ہے

لیکن یہ اصول صرف اہلِ دُنیا کے لئے ہیں جو اپنی حکومت کے نشہ سے مخمور اور کبر و نخوت کا جامہ پہنے اپنی دولت کے زعم میں ہر شخص کو ذلیل سمجھتے ہیں۔

لیکن وہ عالی ظرف ہستیاں جن کے قلوب ایمان اور خوفِ الٰہی سے معمور ہوتے ہیں ان کی نظروں میں نہ کسی بادشاہِ جابر کی کوئی حقیقت ہوتی ہے اور نہ

Presented by Ziaraat.Com

کوئی فقیر و بے مایہ ان کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اُن کی نظر میں کسی غریب کا ادنا و حقیر سے حقیر ہدیہ کسی بادشاہِ ہفت اقلیم کے بیش بہا جواھر سے زیادہ قیمتی اور قابلِ قدر ہوتا ہے۔

پھر وہ عالی مرتبت ہستیاں جو درِ آلِ محمد سے وابستہ ہوں اور رسولِ کریمؐ صلعم کی صحبت سے خاص فیض حاصل کر چکے ہوں اور آلِ محمد کے قدم بہ قدم چلنے کی تمام عمر کوشش کرتے رہے ہوں اُن کی نظر نہ ہدیہ پیش کرنے والے کی کم مائیگی پر ہوتی ہے نہ ہدیے کے ادنیٰ ہونے پر وہاں خلوص اور صرف خلوص پیشِ نظر ہوتا ہے وہ چاہے چند قطرات اشک میں ہو یا چند کاواک سطور ہوں۔

یہ حقیر ہدیہ جس عظیم ہستی کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں وہ ایسی عظیم ہستی ہے جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد سے آخر دم تک محمد و آلِ محمد کی خدمت کی۔ اور مولائے کائنات کی خدمت نے ان کو کردار کے اس بلند مقام پر پہنچایا جہاں بڑے بڑے صاحبانِ زُھد و تقویٰ پست نظر آتے ہیں۔ اس ورکی تمام عمر ناسپاسی نرمائی جس کی بارگاہ سے کوئی محتاج خالی ہاتھ نہیں گیا جس بارگاہ میں چند قطرہائے اشک جو خلوص سے نکلے ان کو گوہر آب دار سے بدل کر خزانۂ جنت میں داخل کر دیا کہ آخرت میں کام آویں۔

اس امید پر یہ چند کاواک سطور پیش کر کے عرض پرداز ہوں کہ میرے مولا کے حبیب و غمگسار نہ میں کسی قابل ہوں نہ یہ ہدیہ آپ کی شان کے لائق ہے۔ ایک گناہ گار بے مایہ بے علم شخص کا ہدیہ اور اس عظیم ہستی کی نذر جس نے

Presented by Ziaraat.Com

باب مدینۃ العلم اور خود مدینۃ العلم سے فیض حاصل کیا ہو کیا قدر رکھ سکتا ہے۔ مگر یہ ناچیز تو اپنے کو آپ کے غلاموں کا غلام بھی کہتے شرماتا ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ اس سخی کی بارگاہ سے تعلق ہے جہاں سے کوئی خالی ہاتھ لوٹا ہی نہیں تو میں کیونکر محروم رہ سکتا ہوں میرے مولا کے جاں نثار میں بالکل تہی دست ہوں صرف یہ ہی چند سطور ہیں جو میرا سرمایہ ہے۔ آپ کے دوست خاص جناب سلمانِ فارسی کی خدمت میں چند سطور کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد بے اختیار دل نے کہا کہ چند سطور دہ علم سے خالی ہی سہی آپکی خدمت میں نذر کردں میرے آقا کے جاں نثار و فدائی اس کو اپنے مولا اور آقا کے صدقہ میں قبول فرماکر روزِ حشر سرفراز ہونے کا موقع عنایت فرما دیجئے۔

جب روزِ حشر مولا کے سامنے پیش ہوں تو عرض کر سکوں کہ یہ گنہگار بندہ جس کے پاس کوئی سرمایہ اس قابل نہ تھا جسے کر حاضر حضور ہوں۔ آپ کے فدائی ہونیکی خدمت کرکے حاضر ہوا ہوں۔ اس وقت قبولیت کی سند دے کر اپنے مولا سے سفارش فرمادیں میری نجات کے لئے یہ کافی ہوگا۔ فقط

آپکے مولا کے غلاموں کا غلام

راحت حسین ناصری۔

Presented by Ziaraat.Com

مقدمۃ الکتاب

الحمد لله المتجلّی لخلقه بخلقه والظاهر بقلوبهم بحجته خلق الخلق من غیر رویة اذ کانت الرویات لا یلیق الّا بذوی الضمایر ولیس بذی ضمیر فی نفسه مسرق علمه باطن غیب السترات واحاطه بغموض عقاید السریرات - والصلوٰة والسلام علیٰ سیّد العربی احتاره من شجرة الانبیا ومشکوٰة الضیاء وذوابه العلیا وسرّة البطحاء

ومصابیح الظلمة وینابیع الحکمة اشرف الانبیاء والمرسلین خاتم النبین ابوالقاسم محمّد وآله الطیبین الطاهرین المعصومین وهم شجرة النبوّة ومحط الرسالة ومختلف الملائکة ومعاون العلم وینابیع الحکم ناصرهم ومحبّهم ینتظر الرحمة وعدوهم ینتظر العذاب ٥

Presented by Ziaraat.Com

امّا بعد ۔ جناب فضّہ اور جناب سلمان فارسی کی سوانح حیات کا شرف حاصل کرنے کے بعد جناب عمّار یاسر اور جناب میثم و کمیل ابن زیاد کے حالات قلمبند کرنے کا ارادہ تھا تاکہ ہمارے نوجوان، بزرگ ہستیوں کے حالات سے ناواقف ہیں۔ ان کو معلوم ہو کہ یہ ہستیاں کیا تھیں اور انھوں نے اپنے اعلیٰ کردار سے کیا مقام حاصل کیا اور ملّت جعفریہ کو خصوصیت کے ساتھ کیا سبق دیا۔ اور مسلمانوں نے ان ہستیوں کے کردار سے فائدہ اٹھانے کے بجائے بعض اپنے اعتقادات پر حرف آنے کے خوف سے ان کے کارناموں کو پوشیدہ کیا۔ اور دنیا کو روشناس ہونے میں رکاوٹیں ڈال دیں۔

میرے اس ارادے میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اوّل تو ایک کتاب "سبائی سبز باغ" جو عزیز احمد صدیقی نے لکھ کر شیعوں کی دل آزاری کی اور امیرالمومنین و طاہرین کی شان میں خلاف تہذیب جھوٹی جھوٹی روایات کو لکھ کر گستاخی کی اس کا جواب دینا میں اپنا مذہبی فرض سمجھا اور جناب مولانا شیفتہ صاحب کے اصرار پر قلم اٹھایا اور اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے بعد دوسری اہم کتاب حکمت الٰہیہ جس کی ابتدا بہت پیشتر کر چکا تھا اور جس کے کچھ اقتباسات ارشاد میں آچکے تھے حضرات مومنین اور احباب کے اصرار پر اس کی تکمیل میں مصروف ہو گیا جو بحمداللہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اور اس کا پہلا حصہ جو الٰہیات پر مشتمل ہے زیر طبع ہے جو انشاءاللہ جلد ہی ناظرین تک پہنچ جائے گا۔ اس کو ختم کر کے اب پھر اس طرف متوجہ ہوا اور جناب عمّار یاسر

Presented by Ziaraat.Com

کی سوانح حیات لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اگر زندگی نے وفا کی اور مولا نے مدد فرمائی تو دیگر بزرگانِ دین کی سوانح حیات جلد ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کروں گا۔

سوانح حیات لکھنے میں مورخین کا یہ عجیب دستور بن گیا ہے کہ تاریخ یا سوانح لکھنے والے نے اپنے اعتقاد کی روشنی میں حقیقت سے الگ ہٹ کر سوانح لکھی ہیں۔ مورخین کی کتب کا اگر ذرا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مورخ کے اپنے عقائد اس میں بکھرے پڑے ہیں۔ بلاذری ہوں یا ابن حجر مکی یا عسقلانی ہوں سب کی کتب میں یہ چیز بین طریقے سے نظر آئیگی حالاتِ زندگی کے پیش کرنے میں اعتقادات کو مدنظر رکھ کر ایسے حالات تحریر کئے گئے ہیں جن کے وہ لوگ حامل نہ تھے جن کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور اگر صفات کے ثابت کرنے کے لئے آیات و احادیث سے کام لینے کی ضرورت پیش آئی ہے تو آیات کو غلط طریقہ سے ان حضرات کی طرف سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اور غلط اور مضوعی احادیث کو پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کیا گیا ہے۔

زمانۂ حال کے مورخین میں مصر کے طٰہٰ حسین اور ہندوستان کے مولانا شبلی مشہور و معروف ہستیاں گزری ہیں۔ طٰہٰ حسین صاحب کی مشہور و معروف کتاب الفتنۃ الکبریٰ جو دنیائے اسلام میں بہت مقبول ہے اور تصنیف کا شاہکار ہے اس کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ مورخ نے کہاں کہاں اپنے اعتقاد کی روشنی میں اپنے۔ ممدوحین کو بلند کرنے کی کوشش کی ہے

Presented by Ziaraat.Com

اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب کو اُن کے اپنے اعلیٰ مقام سے ہٹا کر دوسرے افراد کی صف میں لانے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح جناب مولانا شبلی صاحب نے باوجود سیرت النبیؐ کے مقدمہ میں اس بات کا پرزور الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام اعتقادات سے علیحدہ ہو کر محض ایک مورخ کی حیثیت سے تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں پھر بھی سیرت النبیؐ میں انھوں نے خود جناب رسول مقبول صلعم کی حیات طیبہ لکھنے میں اپنے قول پر قائم نہیں رہے بلکہ جب انھوں نے دیکھا کہ سیرت رسول کو اگر اصل شکل میں پیش کیا جائے گا تو ان حضرات پر ضرب آنے کا اندیشہ ہے جن کے وہ معتقد تھے لہٰذا انھوں نے بغیر اس امر کا خیال کئے ہوئے کہ ایسے واقعات جن سے رسول کریم کی ذاتِ مبارک مجروح ہوتی ہوں اُن کے لکھنے سے دریغ نہیں کیا اور بہت سی وہ چیزیں تحریر میں لائے جو شانِ رسالت کے شایان شان نہیں تھیں اُس طرح اُن کی دوسری تصانیف الفاروق و الماموں اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اپنے ممدوحیں کی مدح میں کتنے مبالغے سے کام لے رہا ہے۔ الماموں میں مامون رشید کو شہادت امام رضا علیہ السلام سے بری کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا اور تاریخ و سیر کو نظر انداز کرتے ہوئے مامون رشید کو بے قصور ثابت کرنے کیلئے تحریر فرمایا کہ امام رضا علیہ السلام کو زہر دینے کا الزام محض شیعوں کا لگایا ہوا ہے جبکہ خود اہل سنت حضرات کی تاریخیں بتاتی ہیں کہ آپ کو انگور میں زہر خود مامون نے دلوایا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ فرقہ جعفریہ اس الزام سے کیوں کر بری

Presented by Ziaraat.Com

قرار دیا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنے ائمہ معصومین کی منزلت کو بلند کرنے میں اپنے اعتقاد سے کام نہیں لیا اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ہم نے کب دعویٰ کیا کہ شیعوں کے تمام مورخین معصوم ہیں ممکن ہے کہ کچھ افراد ایسے ہوں جنھوں نے غلو سے کام لیا ہو تو ہم اُن کو بھی اچھا نہیں کہہ سکتے وہ بھی اسی طرح موردِ الزام ہوں گے جس طرح کسی دوسرے فرقے کے عالم ہوں۔

لیکن ایسا شاذ و نادر ہوا ہے اور جو لوگ ائمہ معصومینؑ کے متعلق غلو کرتے ہیں ہم اُن کو شیعہ نہیں کہتے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ مدارج کو بڑھانے اور غلط صفات سے متصف کرنے کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں صفات میں کوئی کمی ہو یا کردار میں کوئی پستی ہو۔ لیکن اگر اس کی ذات میں صفات اپنے پورے کمال کے ساتھ موجود ہوں اور کردار میں اتنی بلندی ہو کہ دشمن بھی باوجود سعیٔ بلیغ کے کوئی عیب نہ نکال سکے۔ بلکہ مجبور ہو کر صفات کا اقرار کرے وہاں اس کی ضرورت پیش آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ کسی زیادتی کرنے کا تصور بھی پیدا ہو۔

یہ امر بالکل واضح ہے اور کل اہلِ اسلام بلا تفریقِ فرقہ اس بات کے معترف ہیں کہ اہلِ بیتِ رسول علیہم السلام کمال انسانیت کے اس مقام پر تھے جہاں دوسرے نہیں پہنچ سکے تمام مورخین اسلام میں کوئی ایک بھی فرد ایسا نہیں ہے جس نے ان ذواتِ مقدسہ میں کوئی بُرائی لکھی ہو بلکہ وہ مورخین جو فرقۂ شیعہ کے شدید مخالف تھے اور شیعوں پر اپنے "زعم" میں چلانے والی بجلیاں گراتے ہوں انھوں نے بھی مدح اہل بیت میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھی۔ باوجود اس کے

Presented by Ziaraat.Com

کہ وہ ان بہتوں کو معصوم نہیں مانتے۔ لیکن اُن کے کردار ہیں اور ان کے کمال انسانیت میں کوئی معمولی سے معمولی نقص نہیں نکال سکے اور ہم جو کچھ لکھتے ہیں وہ مورخین مسلمین کی کتابوں سے لکھتے ہیں لہٰذا اس میں کسی غلط بیانی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ جب ان حضرات کا کردار رسول مقبول کے کردار کا آئینہ ہے تو اس میں مبالغہ کہاں سے ہو سکتا ہے۔

اب رہے اصحاب رسول۔ وہ جن کو جن کو ہم خاص اصحاب رسول سمجھتے ہیں اور وہ پیروان رسول واہل بیت رسول تھے اُن کے حالات زندگی لکھنے میں بھی ہم صرف اپنی تاریخوں سے نہیں بلکہ کل فرقوں کے علماء و مورخین کی کتابوں کے حوالہ سے لکھتے ہیں جس میں مبالغہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی کیونکہ وہ کل علماء کی تصدیق شدہ واقعات ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جناب فضّہ اور جناب سلمانِ فارسی کی سوانح حیات لکھنے میں زیادہ تر علمائے حضرات اہلِ سنت وجماعت کے حوالوں سے کام لیا ہے اور جو شیعہ کتب سے لیا گیا ہے وہ بھی بین الفریقین مانے ہوئے ہیں اب یہ کتاب سوانح جناب عمار بن یاسر بھی اسی طرح علمائے حضرات سنت وجماعت کے حوالہ سے لکھی ہے چنانچہ طبقات ابن سعد مشہور و معروف تاریخ ابن سعد کی لکھی ہوئی ہے اور تمام فرقوں میں قابلِ اعتماد سمجھی جاتی ہے زیادہ تر اسی کے حوالہ سے لکھی ہے۔

بہر حال اب میں اس کتاب کے لکھنے کے مقصد کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

یہ امر واضح ہے کہ میری کل تصانیف کا صرف ایک مقصد ہے کہ میری ملت کے نوجوان بچے جو ملت کا عظیم ترین سرمایہ ہیں ان کی اصلاح ہو اور ان کو اپنے

Presented by Ziaraat.Com

مذہب کی ان ذوات سے روشناس کرادیا جائے جنہوں نے اپنے عمل اور کردار سے یہ سبق دیا ہے کہ پسرانِ آلِ محمد کو کیسا ہونا چاہیئے اور اقدار انسانیت کو اپنا کر بلند کرداری کا ثبوت کس طرح دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اپنی ہر کتاب میں نوجوان بچوں اور بچیوں کو مخاطب کیا ہے اور ان کو بتانے کی کوشش کی ہے کہ اُن کو کیا ہونا چاہیئے۔ اس کتاب کے لکھنے کے بھی دو امر مقصود ہیں اول ان بزرگ ہستیوں کی زندگی کے حالات اور بلند کرداری جن کو عمداً پوشیدہ کیا گیا۔ وہ دنیا کے سامنے پیش کر دیے جائیں۔ دوسرے یہ کہ ملّت کے نوجوان ان بزرگ ہستیوں کے حالاتِ زندگی سے واقف ہو کر سبق حاصل کریں اور اپنے کو اُن کے کردار کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

ہمارے یہاں بہترین درس گاہیں مجالس سیدالشہدا ہیں جن کے قیام کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ ہمارے بچے متعارف ہوں ان ہستیوں سے جنہوں نے خدمتِ اہلِ بیت میں اپنی عمریں صرف کر دیں اور ملّت کے لئے وہ بلند کرداری اور اطاعتِ الٰہی ووفاداری کا سبق دے گئے، جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ نہ دنیا کی کوئی قوم ایسے افراد اب تک پیش کر سکی جو اُن کے مثال ہوں آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام تو معصوم تھے اور منجانب اللہ منصوص تھے۔ لیکن یہ حضرات جو ان کے غلام تھے اُن کی مثال دنیا پیش کرنے سے معذور رہے لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ ان مجالس کا جو مقصد ہے وہ ہمارے ذاکرین پورا نہیں کرتے۔ صرف واقعاتِ کربلا کا بیان کر دینا اور فضائلِ آلِ محمد کا بیان کرنا ہی مقصد کو پورا نہیں کرتا یقینی یہ مجلس کا اہم ترین جز نہیں اور بلا اُن کے مقصد مجالس پورا ہوئی نہیں

Presented by Ziaraat.Com

سکتا لیکن اسی کے ساتھ ان ذوات کے حالات زندگی پر روشنی ڈالنا خاص کر زمانۂ حال میں بہت ضروری ہے اس لئے کہ یہ بھی وہ مظلوم ہیں جو نہ صرف محبت اہلبیت اور حق کا ساتھ دینے کے جرم میں مظالم برداشت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور شہادت کے بعد بھی ان کے کارہائے مثالی کو پوشیدہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا گیا۔

بہرحال یہ ناچیز کاوش ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اس ہستی میں کس طرح روح اسلام رچ بس گئی تھی اور محبت رسول و اہل بیت کس طرح خون میں سرایت کی ہوئی تھی۔ میں پھر ملت جعفریہ کے نونہالوں سے کہتا ہوں کہ زمانۂ حال میں اس کی اہم ضرورت ہے ان ہستیوں کے حالات کو غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرکے اپنے ایمان و کردار میں ان کی جھلک پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ وہ کمال انسانیت کے کن مدارج پر پہنچتے ہیں کیا یہ انتہائی افسوس اور شرم کی بات نہیں ہے کہ ہم جن کو مانتے ہیں ان کے کردار کی جھلک ہم میں نہ ہو۔ دوسروں کے پاس کوئی مثالی کردار نہیں ہے اور وہ ترقی کررہے ہیں اور تمہارے پاس کردار کے خزانے بکھرے ہوئے ہیں۔

میں اپنی ملت کے خطباء سے بھی عرض کروں گا کہ وہ اپنی ملت کے نونہالوں پر رحم کریں اور ان کے کردار کو بنانے کی پوری کوشش کریں۔ ان کے پاس منبر ہے جہاں سے وہ اپنی آواز کو گوشہ گوشہ میں پہنچا سکتے ہیں۔ ان ہستیوں کے کارناموں کو اجاگر کریں اور ان کی زندگی کے حالات سے قوم کو آگاہ کریں۔

میں اپنی ملت کے صاحبان قلم سے بھی عرض کروں گا کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے گزشتہ علماء اور صاحبانِ قلم کو زمانے نے اس کا موقع نہیں دیا اور ان پر طرح طرح کی سختیاں تھیں ان کے قلم پر پہرے تھے جس کی وجہ سے وہ مجبور تھے۔ لیکن اب جبکہ ہر طرح کی آزادی حاصل ہے تو اس سے فائدہ اٹھایئے اور ان بزرگ ہستیوں کے حالات کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کر کے نوجوانوں کو بتایئں اور ان کی توجہ ان حضرات کے کردار پر عمل پیرا ہونے کی طرف مبذول کرنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا کہ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد نہ کوئی نام و نمود ہے نہ کوئی مالی فائدہ۔ اس کے لکھنے کا مقصد صرف اپنے ملت کے بچوں کو ان عظیم ہستیوں کے کارناموں سے آگاہ کرنا اور اُن کے ذریعہ سے اصلاح کرنا ہے اگر ایک فرد نے بھی اس سے فائدہ حاصل کر لیا تو میں اپنے مقصد میں اپنے آپکو کامیاب سمجھوں گا۔

آخر میں پروردگارِ عالم سے دست بدعا ہوں کہ اپنی رحمتِ لاانتہا سے آل محمد اور غلامانِ آل محمد کے صدقہ میں اس ناچیز ہدیہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور روزِ حشر اس کے ذریعہ میرے گناہوں کو بخشدے۔ آمین۔

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہو تو براہِ مومنت اس کو نظر انداز فرما کر اس گناہگار کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ والسلام۔

احقر العباد

غلام غلامانِ آل محمدؑ

عاصی۔ راحت حسین ناصری

Presented by Ziaraat.Com

عمارؓ بن یاسر

نسبی حالات:- مورخین نے آپکا شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے عمار بن یاسر بن عامر۔ بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصص بن الوذیم۔ بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر الاکبر۔ بن نام بن عنش جوزید بن مالک۔ بن اود بن زید بن یشجب بن عریب۔ بن زید بن کہلان بن سبائن بن یشجب۔ بن قحطان کے خاندان تین بنی مالک۔ بن اود کی اولاد قبیلہ مذحج کے رکن تھے۔

یاسر بن عامر چار بھائی تھے اور ایک بھائی جو چلے گئے ان کا نام نہیں لکھا۔ یہ تینوں بھائی اپنے گمشدہ بھائی کو ڈھونڈھنے یمن سے مکہ آئے۔ لیکن پتہ نہیں چلا تو حارث و مالک یمن واپس چلے گئے۔ لیکن یاسر مکہ ہی میں مقیم ہو گئے اور ابو حذیفہ ابن مغیرہ بن عبداللہ کے یہاں مقیم ہوئے۔ عرصہ تک اُن کے ساتھ رہنے کے بعد ابو حذیفہ نے اپنی کنیز سمیہؓ کے ساتھ عقد کر دیا۔

سمیہؓ کے بطن سے تین فرزند پیدا ہوئے۔ حریث۔ عمار۔ اور عبداللہ۔ حریث کو زمانہ جاہلیت میں ایک شخص نے قتل کر دیا۔ عمار اور عبداللہ اپنے والدین کے ہمراہ ابو حذیفہ کی زندگی تک اُن کے ہمراہ ہی رہے۔

عمار کا مشرف بہ اسلام ہونا:- اسلام لانے والوں میں آپکا اور آپ کے

Presented by Ziaraat.Com

والدین کا شمار سابقین اسلام میں ہوتا ہے جیسا کہ طبقات ابن سعد نے کہا ہے کہ صرف تینتس آدمیوں کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اعلان نبوت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اسلام لائے۔ یہ پتہ کسی تاریخ میں نہیں چلتا کہ جناب عمار قبل اسلام بت پرست یا مشرک تھے ان کے حالات اور ایمان کی پختگی اور اسلام سے محبت یہ پتہ دیتی ہے کہ آپ نے کبھی کفر اختیار نہ کیا ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مورخین ضرور لکھتے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ یمن میں جس وقت تھے اس وقت مذہب عیسوی کے پیرو ہوں۔ بہر حال چونکہ تاریخ بالکل خاموش ہے لہٰذا کوئی بات تحقیق سے نہیں کہی جا سکتی ہے۔ آپکے اسلام لانے کی بابت عبداللہ بن ابی علبندہ بن محمد بن عمار سے روایت ہے کہ عمار نے اُن سے بیان کیا کہ صہیب بن سنان سے دلدار تم کے دروازے پر ملا میں نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ انھوں نے مجھ سے بھی یہی سوال کیا۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں محمد صلعم کے پاس جاؤں اور ان کا کلام سنوں انھوں نے کہا کہ میں بھی یہی چاہتا ہوں اس وقت جناب رسول مقبول صلعم اندر تشریف فرما تھے ہم دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اسلام پیش فرمایا اور ہم لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر ہم لوگ شام تک وہیں رہے جب شام کو ہم لوگ باہر نکلے اور لوگوں کو بتایا۔

اسلام لانے کے بعد آپ کے حالات

کفار قریش کا آپ پر ظلم و تشدد

جب کفار قریش کو جناب عمار اور اُن کے والدین کے اسلام لانے کا حال معلوم

Presented by Ziaraat.Com

ہوا تو وہ ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر لے گئے اور ان پر طرح طرح کے مظالم اور سختیاں شروع کیں لیکن یہ راسخ العقیدہ افراد کسی ظلم و ستم سے مرعوب نہ ہوئے۔ بلکہ ہر ظلم کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کے والدین کو کفار نے نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔ خاص کر ان کی والدہ سمیہ کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا گیا اور جس شدید ظلم و ستم کے ساتھ شہید کیا، ان واقعات کو لکھتے وقت قلم کو لرزہ طاری ہوتا ہے۔ یہ کفار قریش کی انتہائی بربریت اور شقی القلبی کا مظاہرہ تھا ان کی شہادت کے بعد محمد بن عمر سے روایت ہے کہ جناب عمار کا شمار مستضعفین میں ہوتا تھا یعنی وہ لوگ جن کے قبائل مکہ میں نہ تھے اس لئے ان کا کوئی محافظ نہ تھا اسی وجہ سے قریش کو ان پر انتہائی ظلم کرنے کا موقع ملا۔ قریش دوپہر کی تیز دھوپ اور جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر ان پر ظلم کرتے تھے تاکہ وہ دین سے پھر جائیں۔ محمد بن الحکم سے روایت ہے کہ عمار یاسر و صہیب و ابوفکیہ۔ بلال و عامر بن فہیرہ اتنے شدید مظالم برداشت کئے ہوئے تھے کہ وہ لوگ اپنے حواس میں نہ رہتے تھے اور بعض وقت ان کے منہ سے غلط الفاظ بدحواسی میں نکل جاتے تھے۔

عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول خدا کے ہمراہ جا رہے تھے کہ راستہ میں دیکھا کہ عمار اور ان کے والدین پر مظالم ہو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اے عمار خوشخبری سن لو کہ تمہارے وعدہ کا مقام جنت ہے۔ اور ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے جناب عمار کو پکڑ لیا اور شدید مظالم کئے یہاں تک کہ ان سے زبردستی جناب رسول مقبول کو برا کہلوایا اور اپنے معبودانِ باطل کو اچھا کہلوایا۔ جناب عمار رسول مقبول صلعم کے پاس گریہ کرتے ہوئے آئے۔ آپ نے اپنے دستِ

Presented by Ziaraat.Com

مبارک سے اُن کے آنسو پوچھے اور پوچھا کہ عمار تمہارے پیچھے کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ شر ہے۔ واللہ مجھے لوگوں نے اس وقت تک نہیں چھوڑا جبتک اپ کو بُرا اور اپنے باطل معبودوں کی تعریف نہیں کرالی۔ آپ نے فرمایا۔ تم اپنے قلب کو کیا محسوس کرتے ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ ایمان پر مطمئن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ دوبارہ تم سے یہی کہلائیں تو پھر کہدینا۔ اس طرف رسولِ مقبول کے جملے دہنِ اقدس سے نکلے اُدھر رحمتِ حق نے کروٹ لی اور عمار کی دل دہی کے لئے امین وحی کو حکم ہوا کہ عمار کے حق میں آیتہ لے کر خدمتِ رسول میں جائیں چنانچہ امینِ وحی خدمت میں حاضر ہوئے اور آیتہ رسول خدا صلعم کی خدمت میں پہنچائی سورہ نحل کی آیتہ ۱۰۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ :-

(ترجمہ) جو شخص ایمان لانے کے بعد مجبوری سے کفر کرے مگر اس کا قلب ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے اور کشادہ قلبی کے ساتھ کفر کرے تو اس پر خدا کا غضب ہے اور سخت عذاب ہے

تمام مفسرین مثل سیوطی۔ امام فخرالدین رازی وغیرہم نے بالاتفاق اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت کا پہلا ٹکڑا جناب عمار یاسر کی بابتہ ہے اور دوسرا ٹکڑا ولکن سے آخر تک عبداللہ ابن ابی سرح کی مذمت میں

Presented by Ziaraat.Com

نازل ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس آیتہ کے بارے میں ابن جریح کا بیان ہے کہ عبداللہ ابن عبید نے بیان کیا کہ جب جناب عمارؓ پر شدید ظلم ہو رہے تھے اور انھوں نے صبر کیا تو یہ آیتہ۔ کہ وہ لوگ فتنے میں نہیں پڑتے باوجودیکہ ان پر ظلم کیا جاتا ہے مگر وہ صبر کرتے ہیں۔ اور اپنے دین پر جمے رہتے ہیں جناب عمار کے متعلق نازل ہوئی۔

جناب عمارؓ کی ہجرت :۔ ابن سعد طبقات میں تحریر فرماتے ہیں جناب عمار پر جب انتہا سے زیادہ سختیاں اور ظلم ہوئے تو آپ بحکم رسول خدا دوسری ہجرت کو گئے اور وہاں سے واپسی پر مدینہ ہجرت کی اور بشیر ابن عبدالمنذر کے پاس اترے۔

عبداللہ ابن جعفر سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلعم نے جناب عمار اور حذیفہ یمانی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا اور عبداللہ بن عبداللہ و عتبہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے عمار کو اُن کے مکان کے لئے زمین عنایت فرمائی۔

آپ کی عبادت :۔ قاسم ابن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جناب عمار پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے گھر کے اندر نماز کے لئے مسجد بنائی۔ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عابد شب زندہ دار تھے۔ رات رات بھر عبادت خدا میں بسر فرماتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ ابن عباس کے قول کے مطابق یہ آیت امن ہو قانت آناء اللیل ، یا وہ شخص جو اوقات شب میں اللہ کے آگے کھڑا رہنے والا ہے۔ اور امام فخرالدین رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ اور عمار یاسر دونوں کے لئے نازل ہوئی۔

Presented by Ziaraat.Com

مسجد نبوی کی تعمیر جب مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی اور مسجد بننا شروع ہوئی تو کل صحابی اور خود جناب
میں آپ کی شرکت
سرور کائنات صلعم شریک تھے۔ چنانچہ ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ تعمیر مسجد شروع ہوئی تو ہم لوگ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے مگر عمار بن یاسر دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ ایک آپ کے حصہ کی دوسری جناب سرور کائنات صلعم کے بدلے میں نے دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عمار کے سر سے مٹی اپنے دست مبارک سے جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ابن سمیہ تم پر افسوس ہے کہ تم کو گروہ باغی قتل کریگا۔
عبد اللہ ابن ابی الہذیل سے روایت ہے کہ جب مسجد تعمیر ہو رہی تھی اور کل اصحاب مٹی ڈھو رہے تھے تو عمار دو دو اینٹیں ایک ایک مرتبہ میں اپنی پیٹھ پر رکھ کر لا رہے تھے اور یہ رجز پڑھتے جاتے تھے نحن المسلمون نبتنی المساجد ہم مسلمان ہیں اور مسجد بناتے ہیں۔

آپ کا جہاد :۔ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب عمار رسول اللہ صلعم کے ہمراہ کل لڑائیوں میں ساتھ رہے اور ہر جنگ میں آپ نے داد شجاعت دی آپ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے کسی جنگ میں پیچھے قدم نہیں ہٹایا اور کبھی نہیں بھاگے۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک معرکہ میں آپ سخت جنگ کر رہے تھے اور آپ کا ایک کان کٹ کر لٹک رہا تھا مگر آپ کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔ آپ اسی طرح داد شجاعت دے رہے تھے۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ ایک جنگ میں جبکہ مسلمان بھاگ رہے تھے، عمار ایک ٹیلہ پر کھڑے پکار کر کہہ رہے تھے۔ اے گروہ اسلام کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو میں عمار یاسر ہوں

Presented by Ziaraat.Com

تم کو آواز دے رہا ہوں۔

آپ کا جنوں سے لڑنا :۔ جناب عبداللہ ابن عباس اور جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب عمار نے ایک روز کہا کہ میں نے رسولِ خدا کے ہمراہ انسانوں اور جنوں سے جنگ کی ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ انسانوں سے تو آپ لڑے مگر جنوں سے کس طرح لڑے تو آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم جناب رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ایک جنگ پر جا رہے تھے راستہ میں ایک مقام پر قیام کیا پانی کی ضرورت ہوئی تو میں نے ڈول لیا اور پانی لانے جانے لگا تو رسول خدا صلعم نے ارشاد فرمایا تم پانی لانے جا رہے ہو راستے میں ایک شخص تم کو پانی لینے سے روکے گا۔ میں ڈول لے کر چلا جب کنوئیں کے قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ فام شخص میری طرف بڑھا جو نہایت ہیبت صورت کا تھا۔ اور ایسا تھا جیسے کوئی آزمودہ کار سپاہی ہو اس نے مجھ سے کہا کہ اس کنوئیں سے آج تم پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں لے جا پاؤ گے اور میری طرف جھپٹا۔ میں بھی اس کی طرف جھپٹا اور ایک دوسرے سے لڑنے لگے میں نے اس کو اٹھا کر زمین پر گرا دیا اور اس کے سینہ پر چڑھ کے پتھر سے اس کی ناک اور منھ کچل دیا اس کے بعد وہ بھاگ گیا میں نے پانی بھرا اور خدمت رسول میں لے کر حاضر ہو گیا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا کوئی شخص تم کو ملا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک حبشی پہلوان ملا تھا اور کل واقعہ بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو وہ کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ایک جن تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ کی اہل بیت سے محبت و عقیدت

جناب شہید ثالث مجالس المومنین میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کو رسول اور اُن کے اہل بیت سے انتہائی عشق تھا اور محبت اہل بیت آپ کے خون میں رچ بس گئی تھی۔ آپ کا زیادہ تر وقت خدمتِ اہل بیت میں صرف ہوتا۔ مولائے کائنات سے آپ کو ایسی عقیدت تھی کہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک مولائے کائنات پر نثار کر دیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ ایمان میں ان درجات پر فائض تھے کہ سلمان و ابوذر کے بعد آپ ہی کا درجہ ایمان میں تھا۔ خود رسول مقبول اور مولائے کائنات کی نظر عنایت آپ پر ہمیشہ رہی آپ نے کبھی کسی موقع پر رسول و اہلبیت کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور یہ ہونا کوئی بعید از امر بھی نہیں ہے کیونکہ جس کی رگوں میں بموجب ارشادِ رسول خون کے ہر قطرہ میں ایمان سرایت کر گیا تھا چنانچہ جس وقت کفار نے آپ سے جبراً اپنے موافق کچھ کہلواتے تھے تو لوگوں نے آ کر خدمتِ رسول میں عرض کیا کہ عمار کافر ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمار کبھی کافر نہیں ہو سکتے اُن کے خون کے ایک ایک قطرہ میں ایمان سرایت کر گیا ہے رسول جس کے ایمان کی بابتہ یہ فرمائیں اس کے ایمان کی منزل کیا ہو گی۔

جناب ام سلمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن سمیہ تم کو گروہِ باغی قتل کرے گا۔

ایک موقع پر جناب عمار یاسر علیل ہو گئے اور مرض زیادہ بگڑ گیا لوگ سمجھے کہ اُنکی حالت خراب ہے لوگوں نے آ کر خدمتِ رسول میں عرض کیا کہ عمار آج رات تک ضرور مر جائیں گے۔ آپ نے فرمایا عمار کی موت اس وقت تک

Presented by Ziaraat.Com

نہیں آئے گی جب تک کہ اُن کو گروہِ باغی نہ قتل کرے۔

جناب ام سلمہ نے بیان فرمایا کہ جنگ خندق میں جب خندق کھودی جارہی تھی عمار بھی خندق کھودنے میں مصروف تھے اُن کے چہرے سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ رسول مقبول نے اپنے دستِ مبارک سے ان کا پسینہ پوچھا اور فرمایا افسوس ہے اے ابن سمیہؑ تو حق کے لیے جنگ کرے گا اور گروہِ باغی تجھ کو قتل کرے گا اور تیری آخری غذا دودھ کا شربت ہوگی۔ اور علی ابن ابراہیم سے روایت ہے کہ عمار یاسر خندق کھود رہے تھے کہ جناب عثمان اس طرف سے گزرے غبار بلند تھا حضرت عثمان آستین ناک پہ رکھ کر وہاں سے ہٹ گئے عمار نے اُن کی یہ کراہت و کنارہ کشی مشاہدہ کی تو ایک رجز پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ وہ جس نے مسجد تعمیر کی اور اس میں رکوع و سجود کے ساتھ بسر کی اور وہ جو غبار کے پاس سے گزرا اور وہاں سے کراہٹ کے ساتھ ہٹ گیا اور نفرت ظاہر کی دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ عثمان نے جب یہ سنا تو وہ پلٹ پڑے اور عمار کو گالی دی اور کہا اے سیاہ فام عورت کے بیٹے تو یہ میرے حق میں کہتا ہے پھر رسول خداصلعم کی خدمت میں گئے اور شکایت کی اور کہا کہ ہم اسلام میں اس لئے داخل نہیں ہوئے ہیں کہ لوگوں کی گالیاں سنیں اس پہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا اگر تم اسلام میں رہنا نہیں چاہتے تو میں تمہارے کافر ہو جانے کی پرواہ نہیں کرتا جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اس وقت خداوند عالم کی طرف سے آیتہ نازل ہوئی۔ سورہ الحجرات آیت ۱۷،۱۸ جس کا صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے یعنی اے رسول تم پہ لوگ اپنے اسلام کا احسان جتاتے ہیں ان سے کہہ دو کہ

Presented by Ziaraat.Com

مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اور اگر تم سچے ہو کہ ایمان لائے ہو تو بیشک خدا آسمان و زمین کی پنہاں چیزوں کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔ ان آیات کے نازل ہونے کا سبب جو علی ابن ابراہیم نے بیان کیا ہے اس کی تفسیر یہ ہی ہے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ تمہارا دعویٰ اسلام جھوٹا ہے تم ایمان نہیں لائے ظاہرہ مسلمان بنے ہو

تفسیر امام حسن عسکری سے جناب علامہ مجلسی نے یہ روایت نقل فرمائی ہے جو جناب عمار کی خداوند عالم کی نگاہ منزلت پر روشنی ڈالتی ہے۔ تفسیر میں ہے کہ ایک روز جناب رسول مقبول مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اصحاب کا مجمع تھا حضرت نے استفسار فرمایا کہ آج تم میں سے کسی شخص نے اپنے برادر مومن کی اپنے شایان ہمدردی کی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یا رسول اللہ میں نے مدد کی آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کیا مدد کی۔ آپ نے عرض کیا کہ میرا گزر عمار یاسر کے مکان کی طرف سے ہوا ایک یہودی ان سے برسر پیکار تھا جس کا تیس درہم عمار کے ذمہ قرض تھا جب انھوں نے مجھ کو دیکھا تو کہا کہ برادر رسول یہ یہودی مجھے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور ذلیل کرتا ہے محض اس وجہ سے کہ میں آپ اہل بیت سے محبت کرتا ہوں لہٰذا اپنی عزت و شان کے صدقے میں مجھے اس سے رہائی دلوائیے جب میں نے چاہا کہ میں اس یہودی سے ان کے بارے میں کچھ گفتگو کروں تو عمار نے کہا کہ اے برادر رسول میں آپ کو اپنے دل اور آنکھوں سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں آپ اس یہودی سے میری سفارش نہیں کیجئے بلکہ رب اس سے سفارش فرمایئے جو آپ کی حاجت کبھی رد نہیں کرتا۔

Presented by Ziaraat.Com

نہیں کرتا ہے آپ اس سے سوال فرمایئے کہ وہ میری اس یہودی کے قرض ادا کرنے میں میری مدد کرے اور مجھے قرض لینے سے بے نیاز کردے میں نے درگاہ رب العزت میں دعا کی پروردگار جو اس کی خواہش ہو وہ عطا فرما اور اس دعا کے بعد عمار سے میں نے کہا کہ اپنے سامنے سے جو کچھ پتھر یا ڈھیلا ہاتھ میں آئے اٹھالو کہ وہ تمہارے ہاتھ میں سونا ہو جائے گا تو انھوں نے ہاتھ بڑھا کر ایک وزنی پتھر اٹھالیا وہ خدا کی قدرت سے اس وقت سونا ہو گیا تو انھوں نے یہودی سے کہا کہ تیرا قرض کتنا ہے اس نے کہا تیس درہم پھر پوچھا یہ سونا کس قیمت کا ہوگا اس نے کہا تیس دینار اس وقت عمار نے کہا پروردگار عالم تجھے واسطہ اس بزرگوار کا جس کی شان کے سبب تونے اس پتھر کو سونے کا کردیا۔ اس پتھر کو اتنا ملائم کردے کہ اس کو توڑ کر اس یہودی کے قرض کو ادا کردوں تو خداوند عالم نے اس پتھر کو اپنی قدرت سے ملائم کردیا اور عمار نے یہودی کے قرض کی مقدار بھر اس میں سے توڑ کر یہودی کا قرض ادا کردیا پھر باقی ماندہ سونے کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ خداوند عالم میں نے سنا ہے کہ تونے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمہ آیت سورہ علق ع۱۹ (یعنی انسان یقینی سرکش ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے کو بے نیاز پاتا ہے) لیکن میں بے نیازی پسند نہیں کرتا جو میری سرکشی کا سبب ہو لہٰذا اے معبود حقیقی واسطہ تجھے اس بزرگوار کی شان و عزت کا جس کی دعا سے تونے پتھر کو سونا بنا دیا اس سونے کو حکم دے کہ وہ پھر پتھر ہو جائے اور وہ دوبارہ پتھر ہو گیا جس کو عمار نے پھینک دیا اور کہا کہ اے رسول خدا کے بھائی مجھے دنیا و آخرت میں یہی کافی ہے کہ آپ

Presented by Ziaraat.Com

کا شیعہ اور دوست ہوں۔ یہ سنکر جناب رسول مقبول نے ارشاد فرمایا کہ
عمار کی اس بات سے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو تعجب ہوا اور خداوند
عالم کی بارگاہ میں عمار کی مدح وثنا میں آوازیں بلند کیں اور رحمت کی بارش
مسلسل عرش اعظم سے ان پر برسی۔ پھر عمار سے ارشاد فرمایا۔ اے
ابوالیقظان (جو آپ کی کنیت ہے) تمکو خوشخبری ہو کہ دیانت میں علی کے
بھائی ہو، اور ان کی محبت کرنے والے نیک لوگوں میں ہو اور ان میں سے
ہو جو ان کی محبت میں قتل کئے جائیں گے۔ اور تم کو ایک گروہ باغی قتل کرے
گا جو اپنے امام وقت سے بغاوت کرے گا اور دنیا کا آخری توشہ تمہارا
ایک ضاع دودھ ہوگا جس کو تم پیو گے اور تمہاری روح ارواح محمد و آل محمد
علیہم السلام سے ملحق ہو جائے گی جو خلق میں سب سے بہترین ہیں اور تم ہمارے
نیک شیعوں میں سے ہو۔

اسی تفسیر کے حوالہ سے جناب مجلسی نے دوسرا واقعہ تحریر فرمایا ہے۔
آپ تحریر فرماتے ہیں کہ جب روز احد مسلمانوں پر مصائب۔ زخم۔ تکلیف اور آلام
جو گزرنا تھے گزر چکے اور لوگ مدینہ واپس آئے تو چند یہودی حذیفہ بن یمانی اور
عمار یاسر کے پاس آئے اور کہا کہ کیا تم نے غور نہیں کیا اس دن پر جو احد میں
تم لوگوں پر گزرا۔ محمد صلعم کی جنگ بادشاہوں کی جنگ کی مانند ہے کہ کبھی
غالب ہوتے ہیں کبھی مغلوب اگر وہ پیغمبر ہوتے تو ہمیشہ غالب رہتے لہٰذا
اب ان کے دین سے پھر جاؤ۔ حذیفہ بن یمانی نے ان سے کہا کہ خدا کی لعنت ہو
تم پر میں تمہارے پاس نہیں بیٹھوں گا اور نہ تم سے بات کروں گا اور نہ تمہاری

Presented by Ziaraat.Com

بات سنوں گا۔ میں تم سے اپنی جان اور اپنے ایمان کے بارے میں ڈرتا ہوں اور تم سے دور رہنا چاہتا ہوں یہ فرما کر وہ وہاں سے اُٹھ گئے مگر جناب عمار بن یاسر پاس بیٹھے رہے اور یہودیوں کو جواب دیا کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزِ بدر اپنے اصحاب سے نصرت وظفر کا اس شرط سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ صبر کریں اور جگہ سے نہ ہٹیں لوگوں نے صبر کیا اور فتح پائی جنگ احد میں بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ثابت قدم رہیں مگر لوگوں نے شرطِ وفا پوری نہ کی ڈرے اور سستی کی اور حکم رسول کے خلاف کیا جس کے نتیجہ میں ان کو شکست ہوئی اگر اس جنگ میں بھی اطاعت کرتے اور صبر کرتے تو بیشک فتح پاتے۔ یہودیوں نے کہا کہ اے عمار اگر تم محمد صلعم کی اطاعت کرتے تو ان پتلی ٹانگوں سے قریش پر فتح پاتے۔ عمار نے کہا ہاں اسی خدائے یکتا و واحد کی قسم جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم کو اپنی رسالت کے فضائل و حکمت پہونچا دیئے ہیں اور اپنے بھائی اور وصی کی فضیلت سمجھا دی ہے جن کو سب سے بہتر و افضل اپنے بعد چھوڑیں گے اور اپنی ذریت کی فرمانبرداری کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے اور بدبختیوں کے در پیش ہونے اور حاجتوں کے موقع پر دعا میں اپنا شفیع قرار دینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کچھ وہ تمھیں حکم دیں باعتقاد درست اس کی طرف متوجہ ہوں اور میری غرض ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہو تو بیشک وہ بات پوری ہو گی یہاں تک کہ اگر وہ مجھے حکم دیں کہ آسمانوں کو زمین پر گرا دوں یا زمینوں کو آسمان کے اوپر لے جاؤں تو بیشک میرا پروردگار

Presented by Ziaraat.Com

میری ان پتلی ٹانگوں میں اتنی قوت عطا کر دیگا اور میرے جسم میں اتنی قوت عطا فرما دے گا کہ اس کو پورا کر سکوں۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ عمار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت خدا کے نزدیک اس سے بہت کم ہے اور تمہاری عزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں اس سے بہت کم ہے جتنا تم نے دعویٰ کیا ہے۔ چونکہ یہودیوں کی تعداد چالیس کے قریب تھی لہٰذا جناب عمار یہ کہہ کر اٹھ کھڑے کہ میں نے اپنے پروردگار کی حجت تم پر ختم کر دی اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں نصیحت سے کراہیت کرتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے عمار کو دیکھتے ہی فرمایا تمہاری گفتگو کی اطلاع ہو چکی ہے حذیفہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے شیطان اور اس کے دوستوں کی محفل سے چلے آئے اور وہ خدا کے شائستہ بندوں میں سے ہیں۔ مگر اے عمار تم نے خدا کے دین کے لئے مجادلہ کیا اور خدا کے رسول کی خیر خواہی کی۔ لہٰذا تم راہ خدا میں بہترین جہاد کرنے والوں میں ہو حضرت یہ گفتگو فرما ہی رہے تھے کہ وہ یہودی بھی آگئے جنھوں نے عمار سے بحث کی تھی اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ کے اصحاب میں سے ہیں دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر آپ ان کو آسمان کو زمین پر گرا دینے حکم دیں اور زمین کو آسمان پر پھینک دینے کا حکم دیں تو ان کا اعتقاد ہے کہ وہ اگر آپ کے قول کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم کی تعمیل کا ارادہ کریں گے تو خدا ان کی اس امر میں مدد فرمائے گا۔ لیکن ہم تو اس سے بہت کم عمل

Presented by Ziaraat.Com

چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی پیغمبری کے دعوے میں سچے ہیں تو ہم اتنے ہی پر قانع ہوتے ہیں کہ عمار اپنی ان کمزور ٹانگوں کے باوجود اس پتھر کو زمین سے اُٹھالیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآل وسلم مدینہ کے باہر تشریف فرما تھے اور آپ کے سامنے ایک پتھر تھا جسکو دو سو اشخاص مل کر بھی اس کی جگہ سے حرکت نہیں دے سکتے تھے۔ یہودیوں نے کہا کہ اگر عمار اس کو حرکت دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے اور اگر اپنی قوت سے زیادہ زور لگا یا تو ان کی پنڈلیاں ٹوٹ جائیں گی اور جسم کے اعضا ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآل وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمار کی پنڈلیوں کو کمزور اور حقیر مت سمجھو۔ کیونکہ ان کی پنڈلیاں کوہ ثور وحرا دالو قبیس سے بلکہ روئے زمین میں جو کچھ ہے ان سے زیادہ وزنی ہیں کیونکہ خداوند عالم نے محمد وآل محمد پر درود بھیجنے کے سبب جو کچھ بھی اس پتھر سے زیادہ سخت وزنی ہے سبک اور ہلکا کر دیا ہے جیسا کہ اس نے ان آٹھ فرشتوں کے لئے جو عرش کے حامل ہیں اُن کے صلوٰۃ بھیجنے کے سبب ہلکا کر دیا ہے جب کہ بے شمار فرشتے اس کے اٹھانے کی قدرت نہیں رکھتے حالانکہ یہ آٹھ فرشتے بھی ان ہی کے ساتھ تھے۔ اس کے بعد آپ نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اے عمار میری اطاعت کرو اور کہو خداوندا محمد وآل محمد صلعم مجھ کو قوی بنا دے تاکہ خدا اس کو تمہارے لئے آسان کر دے جس کی اطاعت کا میں تم کو حکم دیتا ہوں جس طرح اس نے کالب میں یوقنا پر دریا کا عبور کرنا آسان

کردیا تھا جس وقت انھوں نے ہمارے حق کا واسطہ دے کر دعا کی اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور پانی پر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ دریا کے اس کنارے جاکر واپس آئے اور اُن کے گھوڑوں کے سُم تک پانی سے تر نہ ہوئے۔ غرض کہ عمارؓ نے حکم رسول کی اطاعت میں اسی طرح بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور پتھر کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر سر سے اونچا کیا اور کہا کہ یارسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو معبودیت پر رسالت کیا اس پتھر کا وزن مجھے ایک تنکے سے زیادہ وزنی نہیں معلوم ہوتا حضرت نے حکم دیا اس پتھر کو پہاڑ پر پھینک دو اور وہ پہاڑ حضرت سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر تھا حضرت عمارؓ نے پتھر کو زور سے پھینکا اور ہوا نے اس پتھر کو پہاڑ پر پہونچا دیا۔ اُس وقت حضرت نے یہودیوں سے کہا کہ تم نے عمارؓ کی قوت دیکھی انھوں نے کہا کہ ہاں دیکھی پھر آپ نے عمارؓ کو حکم دیا کہ تم اس پہاڑ کی چوٹی پر جاؤ وہاں ایک پتھر اس سے زیادہ وزنی ملے گا اس کو میرے پاس لے آؤ جناب عمارؓ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے تو پروردگار عالم نے زمین کو حکم دیا کہ وہ لپٹ جائے چنانچہ جناب عمارؓ نے طے الارض کیا اور دو قدم چلنے کے بعد پہاڑ پر پہنچ گئے۔ اور پتھر کو اٹھا کر اسی طرح دو قدم چلنے پر خدمت رسول میں معہ پتھر حاضر ہو گئے آپ نے عمارؓ کو حکم دیا کہ پتھر کو زور سے زمین پر پھینک دیں چنانچہ جناب عمارؓ نے اس پتھر کو اتنی زور سے زمین پر پٹخا کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں منتشر ہوا اور تمام میدان غبار سے آلودہ ہو گیا۔ اور یہودی ڈر کر بھاگ گئے اس وقت جناب رسول مقبول صلعم نے یہودیوں سے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

عِندِ اَنفُسِهِم مِن بَعدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُم حَقٌّ فَاعفُوا وَاصفَحُوا حَتّٰی یَاتِیَ اللّٰہُ بِاَمرِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ ۔ (ترجمہ) اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر بنالیں اور جب کہ ان پر حق ظاہر ہوچکا ہے اس کے بعد بھی (یہ خواہش رکھتے ہیں) پس تم معاف کردو اور درگزر کردو یہانتک کہ خدا اپنا حکم بھیجے بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اس آیۃ کے علاوہ بھی کتنی ہی آیات جناب عمار کی فضیلت میں نازل ہوئیں جنمیں سے بعض کا گزشتہ صفحات میں تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ سورہ القصص کی آیت نمبر ۶۱ میں جناب عمارؓ کی فضیلت نازل ہوئی۔ چنانچہ آیت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ متن طوالت کے خیال سے نہیں لکھا گیا۔

سورہ القصص آیت ۶۱ (ترجمہ) تو کیا وہ شخص جس نے ہم نے شیعت کا اچھا وعدہ کیا جس کو وہ پاکر رہے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی چند روزہ فائدے عطا کئے ہیں۔ اور پھر روز محشر ہمارے سامنے پیش کیا جائے گا۔

تفسیر ثعلبی اور بیضاوی میں ایک آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے کہ آیت کا پہلا حصہ جناب عمارؓ کے متعلق ہے۔

وفات رسولؐ کے بعد اُن کی زندگی کے حالات

وفات رسول اکرم صلعم کے بعد جو حالات نے کروٹ لی اور دنیا نے جس طرح اہلبیت کے ساتھ سلوک برتا اور جس طرح رسول اکرم صلعم کی آنکھ بند ہوتے ہی اہلبیت سے

Presented by Ziaraat.Com

روگردانی کی وہ تاریخ اسلام کا ایک عظیم المیہ ہے جس کے اثرات صدیوں تک باقی رہے۔ رسول کی وہ اکلوتی بیٹی جس کو رسول بضعۃ منی کہتے تھے جس کے دروازے پر خود جاکر سلام کرتے اور آیۂ تطہیر تلاوت فرماتے اس کو ایسی اذیتیں دی گئیں کہ بعد رسول صرف پچھتر دن دنیا میں زندہ رہ سکیں امیرالمومنین کے حقوق کا تلف ہونا اور آپ سے روگردانی۔ ایسے حالات میں جبکہ دنیا اہلبیت سے منہ موڑے ہوئے تھی یہ بس رسول اللہ کے خاص چار صحابی سلمان فارسی۔ ابوذر غفاری۔ مقداد اور عمار بن یاسر تھے جنھوں نے کسی وقت ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور آیۂ مودت پر تمام زندگی پورے طریقہ سے عمل کرتے رہے گو انھیں ہر قسم کے تشدد اذیت برداشت کرنا پڑے۔ جناب ابوذر کی جلاوطنی۔ جناب عمار کے ساتھ شدید بدسلوکی ان کو زدوکوب کیا جانا یہ سب گوارہ کیا مگر اپنے مولا کی رفاقت سے منہ نہ موڑا۔ اور اُن کی حقانیت کی بہ آواز بلند تبلیغ کرتے رہے۔

زمانۂ خلافت ثانیہ میں آپکو گورنری پر مقرر کیا گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد آپکو معزول بھی کر دیا گیا چنانچہ حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عمر ابن خطاب کا فرمان پڑھ کر سنایا گیا جو یہ تھا۔

اما بعد میں نے تم لوگوں کے پاس عمار ابن یاسر کو امیر اور ابن مسعود کو معلم بنا کر بھیجا ہے۔ یہ دونوں اصحاب محمد اہل بدر کے شرفا میں سے ہیں اور میں نے عثمان بن حنیف کو انسواد پر عامل بنا کے بھیجا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک بکری روزانہ مقرر کی ہے اس کا نصف اور اس کا شکم عمار کیلئے مقرر کیا ہے باقی ان دونوں کے لئے ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور عبد اللہ ابن ابی ہذیل سے مروی ہے کہ خلیفہ ثانی نے عمارؓ ابن مسعود اور عثمان بن حنیف کے لئے ایک بکری روزانہ مقرر کی جس کا نصف حصہ اور شکم عمارؓ کے لئے اور ایک چوتھائی حصہ ابن مسعود اور ایک چوتھائی عثمان بن حنیف کے لئے مقرر کیا۔

حارث بن نوید سے مروی ہے کہ خلیفہ ثانی سے کسی نے عمارؓ کی چغلی کھادی جب عمارؓ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا یا اللہ اگر اس نے مجھ پر بہتان باندھا ہے تو اس کے لئے دنیا میں کشائش کر دے اور عقبہ کے ثواب کو لپیٹ دے۔

تھوڑے عرصے تک آپکو عامل رکھا گیا اس کے بعد آپ کو معزول کر دیا گیا۔ معزول کر دینے کے بعد جب آپ واپس آئے تو حضرت عمر نے دریافت کیا کہ تمہارا معزول ہونا تم کو بہت ناگوار ہوا ہوگا آپ نے جواب دیا مجھے اس وقت عامل بنانا بھی ناگوار ہوا تھا اور معزول کرنا بھی ناگوار ہوا۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ آپ نے یہ عہدہ مجبوراً کراہت کے ساتھ قبول کیا تھا۔ کیونکہ ظاہر امر ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی اعلیٰ عہدہ دیا جائے تو اس کو خوشی ہوگی اور جو شخص یہ عنایت کرے گا اس کا وہ متشکر ہوگا لیکن آپ کا یہ جواب کہ تمہارا مجھے گورنر مقرر کرنا ناگوار ہوا تھا وہ صاف بتاتا ہے کہ آپ اس کو ناپسند کرتے تھے اور اپنے لئے باعث عزت سمجھتے تھے اور یہ امر آپ کے زہد و اتقا سے بعید نہ تھا کیونکہ ان دنیاوی عزتوں کو صاحبان تقویٰ عزت نہیں

Presented by Ziaraat.Com

سمجھتے یہ تو دنیادار اور جاہ و جلالِ دنیوی کے بھوکے اپنے لئے باعث فخر و مباہات سمجھتے تھے۔ بھلا جو شخص رسول اللہ اور امیر المومنین علیہ السلام کی تعلیم سے بہرہ ور ہو چکا ہو اس کی نظر میں کسی عہدہ کی کیا حقیقت ہو گی آپ کے اس جملہ سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ آپ عہدہ دینے والے کو اس کا حقدار نہیں سمجھتے تھے اس واسطے کہ آپ برابر اعلان کر چکے تھے کہ رسول اللہ کے بعد علی ہی حقدار خلافت ہیں جن کو رسولؐ نے خم غدیر میں اپنا جانشین بنایا تھا کسی دوسرے کو آپ اس کا حقدار کبھی نہیں سمجھتے تھے یہ اور بات ہے کہ حالات نے مجبور کر دیا اور آپ کو کراہتاً اطاعت کرنا پڑی۔ تب یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب آپ کو عہدہ سے کراہت تھی اور اور عہدہ دینے پر ناگواری ہوئی تھی تو ہٹانے پر پھر کیوں ناراضگی کا اظہار کیا اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کے سپرد عہدہ کیا گیا تو آپ کو یہ حق حاصل تھا کہ حدودِ شرع کے اندر جس طرح چاہیں آپ انتظام کریں اور احکامات جاری کریں۔ چنانچہ آپ نے وہی طریقہ کار اختیار کیا جو آپ کے مولا و آقا نے بتایا تھا اور عدل و انصاف و دیانت کے ساتھ کام کیا کسی مکر و فریب کو دخل نہیں دیا جو حکومت وقت کے مصالحہ کے خلاف تھا۔ کیونکہ حاکم وقت اسی طرح کی پالیسی چاہتا تھا جس کے بل دنیاوی حکومتیں چلتی ہیں اور آپ وہ اختیار نہیں کر سکتے تھے لہذا حکومت نے بلا کسی جرم و خطا کے معزول کیا لہذا ناگواری فطری تھی۔

آپ کی زندگی کے متفرق حالات | اسلام لانے کے بعد سے آپ نے

Presented by Ziaraat.Com

جس طرح پاکیزہ صاف اور سادی زندگی لبسر کی وہ ایک نمونہ ہے بلت جعفریہ کے لئے جو اہلبیت کی غلامی کی مدعی ہے۔

آپکا لباس نہایت معمولی ہوتا تھا۔ مطرف سے روایت ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس گئے وہاں انھوں نے دیکھا ایک اور شخص ان کے پاس بیٹھا ہے اور لومڑی کی کھال کی چادر سی رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ کیا تم نے علی کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے اس طرح بتایا۔ اس شخص نے کہا اونا فرمان دیدبہد تیہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو امیر المومنین کہنے کے بجائے صرف علی کہتا ہے۔ میرے ساتھی کنے کہا کہ ابو القیضان صبر کرو اور معاف کردو یہ میرا مہمان ہے تب میں نے پہچانا کہ وہ عمار بن یاسر ہیں ان ہی سے مروی ہے کہ عمار لومڑی کی کھال کی چادر خود سینے اور اوڑھا کرتے تھے اور بہت معمولی لباس پہنتے تھے اکثر لباس میں پیوند لگے ہوتے تھے۔

ابو نوفل بن ابی عقرب سے روایت ہے کہ عمار سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے۔ ہر وقت خوف الٰہی اور محبت اہلبیت میں غرق رہتے تھے۔ مومنین کے ساتھ انتہائی محبت اور الفت سے پیش آتے تھے کسی کی دل آزاری نہیں کرتے تھے نہ کبھی کسی کی برائی چاہتے تھے محبان اہلبیت کی خدمت کرنا اور ان کی ہر قسم کی مدد کرنے کی کوشش کرنا ان کا شعار زندگی تھا۔ منافقین اور دشمن اہلبیت سے انتہائی نفرت کرتے تھے۔ اہلبیت کے صفات بیان کرنے میں کبھی نہ کسی کا خوف نہ کرتے تھے اور نہ ہی کسی موقع پر خاموش رہتے۔ حالانکہ اس کے لئے ان پر اکثر شدائد

Presented by Ziaraat.Com

کا سامنا کرنا پڑا۔

بہر حال آپ کی پوری زندگی ایک مومن کامل کی زندگی تھی اور انہوں نے ہم محبانِ اہلبیت کے لیے ایسی مثال چھوڑی اور بتا دیا کہ پیروان آل محمد کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیئے۔ آج اگر ہم انکی زندگی کے اصول کو اپنائیں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں تو حقیقی معنوں میں اہل بیت کے پیرو ہونے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اہل بیت کی تعلیم اور اُن کی صحبت انسان کو کن صفات کا حامل بنا دیتی ہے کاش ہم کو توفیق ہو کہ ہم خود اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی اولاد کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کریں۔

خلافت ثالثہ کے زمانہ میں آپ پر مصیبتیں

یوں تو جناب عمارؓ کی زندگی اسلام لانے کے بعد ہی سے مصائب اور تکالیف کی نذر رہی لیکن وفات رسول صلعم کے بعد اور خاص کر تیسری خلافت کا دور آپ کے لئے سب سے زیادہ تکلیف اور مصائب کا دور رہا۔ یہ وہ دور تھا جس کو طہٰ حسین نے ایسے شخص نے الفتنۃ الکبریٰ کے نام سے یاد کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جتنے فتنے اس دور میں اٹھے اور خاصانِ خدا اور محبانِ اہلبیت پر جو مصیبتیں ٹوٹیں وہ اتنی شدید تھیں کہ جن کے تصوّر سے دل لرز اٹھتا ہے کتنے صحابیوں پر ظلم وستم ہوئے جناب ابوذر غفاری ایسی عظیم ہستی پر ظلم کیا گیا ہے پہلے انکو مصر پہنچایا گیا اور پھر عامل دمشق کی شکایت پر جس بربریت اور ظلم کے ساتھ ان کو مدینے لایا گیا وہ تاریخ اسلام پر سیاہ داغ ہے

Presented by Ziaraat.Com

جو کبھی ڈھل نہیں سکتا۔ پھر مدینہ سے ان کی جلاوطنی یہ سب چیزیں وہ تھیں جن کو عمار اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

یہ بوڑھا صحابی رسول جس کی عمر اسلام کی خدمت میں صرف ہوئی تھی جس کی آنکھوں نے دیکھا تھا کہ رسول کریم صلعم نے کیسے کیسے مصائب برداشت کرکے شجر اسلام کو ہرا بھرا کیا تھا اور خدائے وحدہٗ لاشریک کے نام کا ڈنکا بجوا دیا تھا آج وہی اسلام کس حد یہ حالات میں مبتلا تھا اور کس طرح اس کے نام پر اہل دنیا مال و دولت جمع کرکے صاحب دولت بن رہے ہیں۔ مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت کسطرح برباد کی جا رہی ہے۔ وہ لوگ جو مرتد رسوُل تھے جن کو مدینہ میں داخلے تک کی ممانعت تھی ان کو بلا کر سرفراز کیا جا رہا ہے اُن کو جاگیریں عطا ہو رہی ہیں وہ امور سلطنت کے خاص رکن مقرر کئے گئے ہیں۔ رسول کے وہ صحابی جن کو رسول منا اہلبیت فرماتے تھے ان کو کس طرح ذلت کے ساتھ جلاوطن کیا جا رہا ہے یہ سب وہ حالات تھے جنکو عمارؓ دیکھ رہے تھے۔ پھر اسلام کے جانباز سپاہی اور رسول و اہلبیت رسول سے حقیقی محبت کرنے والا کیونکر خاموش رہ سکتا تھا وہ ہستی جس کی نگاہوں کے سامنے مولائے کائنات کی حق گوئی ہو جس نے ہمیشہ ظلم و ناحق کے خلاف آواز بلند ہوتے ہوئے دیکھا اس کا خاموش رہنا ناممکن تھا وہ حق گو ہستی جس نے آگ سے جلایا جانا قبول کیا جس نے کوڑے کھانا اپنے لئے فخر سمجھا جس نے حق کے لئے اپنے ماں باپ کو شدید ظلم کے ساتھ شہید

Presented by Ziaraat.Com

ہوتے دیکھتا قبول کیا اس سے ایسے موقع پر خاموشی کی توقع ہی حماقت ہے
چنانچہ وہ وقت جبکہ دربار خلافت میں اراکین سلطنت جمع تھے
خلیفۂ وقت جلوہ افروز تھے۔ دوران گفتگو صرف بیت مال پر گفتگو ہو رہی
تھی آیۂ قول پیش کیا گیا۔ جو غلط تھا۔ ایک مرتبہ یہ ضعیف صحابی تاب نہ لا سکا
اور اراکین سلطنت میں ایک کو غلط بیانی پر ٹوکا اور نہایت دلیرانہ شان
سے بلا کسی خوف اعلان حق کرنے لگا اس پر حاکم کو غصہ آگیا اور تلخ گفتگو
کے بعد اس حق گو کو اس حق گوئی کی سزا میں زدوکوب کرنا شروع کیا گیا اور
اس بے دردی سے مارا جیسا کہ بقول طبری اور صاحب فتوح البلدان
امام بلاذری اور طہٰ حسن اپنی کتاب نفقتہ الکبریٰ میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ
کی دو پسلیاں ٹوٹ گئیں اور ایسی جگہ پر ضرب لگی کہ آپ کو عارضۂ فتق ہو گیا
مگر کیا کہنا اس بلندی عزم و کردار کا کہ کسی جگہ سے پائے استقلال میں فرق
نہ آیا اور کلمۂ حق کہنے سے باز نہ رہے۔ ہماری جانیں قربان اے باوفا
صحابیٔ رسول و امیر المومنین آپ کے عزم و استقلال پر آپ نے ہمیں حق پر
مستقل رہنے کا ابدی سبق دے دیا۔

آپ کی جنگ جمل و صفین میں شرکت و شہادت

دورِ خلافت ثالث حضرت عثمان کے قتل کے ساتھ ہی ختم ہوا اور امیر المومنین
خلافتِ ظاہری پر تمام مسلمین کے مجموعی اصرار کے بعد متمکن ہوئے اور
زمامِ حکومت آپ نے سنبھالا لیکن یہ بعض لوگوں کو پسند نہ تھا چنانچہ فوراً
ہی بعد مخالفت شروع ہو گئی اور آپ کو خلافت سے ہٹانے کے مختلف بہانے

Presented by Ziaraat.Com

تراشے جانے لگے طلحہ و زبیر جنھوں نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اپنی تمنا پُر
پوری نہ ہوتے ہوئے دیکھ کر عمرے کے بہانے مدینہ سے چلے گئے ادھر جناب
عائشہ کو جب قتل کی خبر ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ طلحہ و زبیر میں سے کسی کو منتخب
نہیں کیا گیا بلکہ علی کو لوگوں نے منتخب کر لیا جو آپ کے مزاج کے خلاف ہوا۔
ادھر طلحہ و زبیر بھی پہنچ گئے اور جناب عائشہ کو آمادہ کیا کہ وہ خون عثمان کا
بہانہ بنا کر علی سے جنگ کریں جناب ام سلمہ کے منع کرنے اور سمجھانے
کے باوجود آپ ان لوگوں کے کہنے میں آگئیں اور نتیجے میں جنگ جمل واقع
ہوئی جس میں بڑی تعداد میں مسلمانوں کی جانیں طرفین سے ضائع ہوئیں
ابھی اس سے پوری طرح مطمئن نہ ہونے پایا تھا کہ امیر شام جو شام کے
گورنر تھے امیر المومنین کی بیعت سے منحرف ہوئے اور آپ کے حکم کے
ماننے پر تیار نہ ہوئے بلکہ آپ سے جنگ کرنے پر تیار ہوئے۔ خون
عثمان کا بہانہ لے کر فوج جمع کی اور لشکر کشی کرتے ہوئے صفین کے
میدان میں صف آرا ہوئے۔ امیر المومنین اس خبر کو سن کر مقابلہ
کے لئے فوج لے کر میدان میں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ جناب
عمار یاسر۔ مالک بن اشتر جناب حذیفہ یمانی کے سعد بن حذیفہ اور صفوان
بن حذیفہ اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق لشکر امیر المومنین میں شامل
ہوئے۔ جناب اویس قرنی خزیمہ بن ثابت اور جناب ابو ایوب انصاری
ایسے صحابہ اکرام شریک تھے اور جدال کر رہے تھے۔ پہلے معاویہ نے میدان
میں پہنچتے ہی دریائے فرات پر قبضہ کر کے پہرہ بٹھا دیا اور حکم دیا کہ

Presented by Ziaraat.Com

امیر المومنین کے لشکر پر پانی بند کر دیا جائے۔

جناب مولائے کائنات کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے سید الشہدا امام حسین علیہ السلام اور مالک بن اشتر کو حکم دیا کہ حملہ کر کے نہر چھین لیں چنانچہ ان لوگوں نے حملہ کر کے نہر پر قبضہ کر لیا لیکن قبضہ کرنے کے بعد جب آپکی فوج نے یہ خواہش کی کہ اب ہم فوج مخالف پر پانی بند کر دیں جس طرح انھوں نے ہم پر پانی بند کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں دریا عام مخلوق کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ہم پانی نہیں بند کر سکتے اور معاویہ کے لشکر میں کہلوا دیا کہ پانی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس کے بعد ہی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ جناب عمارؓ کی عمر اس وقت ۹۳ سال تھی اور ضعف پیری کی وجہ سے آپ کے دستِ مبارک میں رعشہ پیدا ہو گیا تھا۔ گو امیر المومنین نے آپ سے جنگ میں شرکت کے لئے نہیں کہا تھا لیکن آپکا جوشِ ایمانی اور محبتِ امیر المومنین آپ کو میدان قتال تک لے آئی۔ یہ بھلا ممکن ہی کب تھا کہ جس ہستی نے اسلام لانے کے بعد سے کسی وقت ساتھ نہیں چھوڑا وہ اس سخت وقت میں کیسے ساتھ چھوڑ سکتا تھا۔ قبل اس کے کہ ہم آپ کے جنگ کی کیفیت تحریر کریں یہ ضروری ہے کہ اس جنگ کے متعلق چند احادیث رسول کا ذکر کر دیں جو آپؐ نے بطور پیشگوئی فرمائی تھیں چنانچہ تاریخ ابو الفدا اور صحیح بخاری میں ابو سعید خدری اور دیگر راویوں سے بہ اتفاق یہ حدیث صحیح وارد ہوئی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عمار کو گروہِ باغی قتل کرے گا۔

ابن سعد اپنے طبقات میں تحریر کرتے ہیں کہ جناب ام سلمہ سے روایت

Presented by Ziaraat.Com

روایت ہے کہ انھوں نے خود رسول مقبول صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب عمار آئے تو رسول اللہ نے فرمایا اے ابن سمیہ تم کو گروہ باغی قتل کرے گا۔

جناب حذیفہ یمانی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ابو الیقضان فطرت اسلام پہ قائم ہیں اور اپنے مرتے دم تک اس کو ترک نہ کریں گے اور جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ عمار کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا ہے تو وہ جوان پر زیادہ دشوار ہوتا ہے اسکو اختیار کرتے ہیں۔

بہرحال اس درمیان میں ان حدیثوں کے بیان کر دینا اس لئے ضروری محسوس ہوا کہ یہ احادیث اس جنگ سے متعلق ہیں اور ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ جنگ صفین کیسی جنگ تھی اور اس جنگ کی پیشگوئی رسول خدا نے فرما کر جناب عمار کی شہادت کی خبر بھی دی تھی اور یہ بھی بتا دیا کہ عمار حق پر جنگ کرینگے۔ بہرحال ہم پھر اپنے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جنگ کی کیفیت مفصل بیان کرتے ہیں کہ جناب عمارؓ نے اس ضعیفی اور کانپتے ہاتھوں سے کیسی جنگ کی۔

جنگ شروع ہوئی۔ امیر المومنین کی طرف سے ایک طرف مالک بن اشتر تھے اور دوسری جانب عمار یاسر تھے۔ ان کے دستہ کا علم ہاشم بن ابی وقاص کے ہاتھوں میں تھا جنگ اپنے عروج پر تھی۔ ایک طرف

Presented by Ziaraat.Com

مالک سرگرمِ کارزار تھے۔ ان کی تلوار چمک چمک کر منافقین کا قلع قمع کررہی تھی دوسری طرف یہ بوڑھا مجاہد حملہ پہ حملہ کرکے دشمن کے چھکے چھڑا رہا تھا۔ جنگ کرتے جاتے تھے اور یہ رجز پڑھتے جاتے تھے۔

نحن ضربناکم علیٰ تنزیلہٖ والیوم نضربکم علیٰ تاویلہٖ

ضرباً یزیل الہام عن مقیلہٖ و یزیل الخلیل عن خلیلہٖ

او یرجع الحق الیٰ سبیلہٖ

(ترجمہ) ہم نے تمہیں نزولِ قرآن کے بارے میں مارا (یعنی اس بنا پر تم سے جنگ کی تھی کہ تم قرآن کے کلام خدا ہونے کے قائل نہ تھے) اور آج اس کی تاویل کے بارے میں تمکو مار رہے ہیں ایسی ضرب جو سر اڑا دے اور دوست کو دوست سے غافل کردے یا پھر حق اپنی جگہ پر پلٹ آئے۔

عمر عاص کے جھنڈے کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہم نے اس جھنڈے کے حامل عمر عاص سے رسول اللہ کی معیت میں تین مرتبہ جنگ کی اور اب یہ چوتھی جنگ ہے اور یہ جنگ پہلی تین جنگوں سے کم نہیں ہے جب بعض ساتھیوں کے قدم میں لغزش دیکھتے تو فرماتے خدا کی قسم اگر یہ لوگ ہمیں مارتے ہوئے مقام ہجر کے نخلستان تک لے جائیں تب بھی ہمیں یقین رہے گا کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ امام رضا علیہ السلام سے بھی اس قسم کی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنگ صفین میں عمار جنگ کرتے وقت کہہ رہے تھے کہ اس علم

Presented by Ziaraat.Com

کے نیچے رسول اللہ کی معیت میں تین مرتبہ جنگ کی اور یہ چوتھی مرتبہ ہے خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے قتل کر دیں یا نخلستان ہجر تک ہمکو پہنچا دیں پھر بھی ہم سمجھیں گے کہ ہم حق پر ہیں۔ عمار نہایت بہادری کے ساتھ حملوں پہ حملے کر رہے تھے۔ ہاشم جن کے ہاتھ میں علم تھا وہ قریش کے منتخب اور مشہور شہسواروں میں تھے ان کی ایک آنکھ جنگ قادسیہ میں جاتی رہی تھی۔ عمار کبھی سختی کے ساتھ ان کو آگے بڑھاتے اور کہتے کہ یک چشم آگے بڑھ اور کبھی نرمی سے کہتے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان اور آگے بڑھو ہاشم بن عتبہ عمار کو تسکین دلاتے اور کہتے ابو الیقظان (جناب عمار کی کنیت) ذرا دم لے کر جنگ کیجئے آپ لڑائی میں جلد بازی سے کام لینا چاہتے ہیں اور میں سنبھل سنبھل کر حملہ کرتا ہوں اس طرح مجھے کامیابی کی امید زیادہ رہتی ہے۔ اس طرح ہاشم بھی برابر مشغول جنگ تھے اور یہ رجز کے اشعار زبان پر جاری کرتے۔

اعور سیفی نفسہ محلا	قد اکثر القول وما اقلا
وعالج الحیاۃ ملا	لابد ان یفل او یفلا

اشلھم بذی الکعوب شلا

(ترجمہ) یک چشم اپنے لئے جنت میں جگہ چاہتا ہے اس سے بہت کچھ سنا کہا کمی نہیں کی زندگی کو اتنا آزمایا کہ تھک گیا اب ضروری ہے وہ خود کند ہو جائے یا دوسرے کو کند کرے میں نیزہ کے ذریعہ اُن کے ہاتھوں کو بیکار کر دیتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ ابن سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے عمار یاسر کو جنگ صفین میں دیکھا وہ بوڑھے اور گندم گوں تھے۔ ہاتھ میں نیزہ تھا۔ جو ہاتھ میں رعشہ کی وجہ سے کانپ رہا تھا مگر جس وقت جنگ کرتے ہوئے دیکھا تو یہ ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ وہی عمار ہیں بڑھ بڑھ کر حملہ پر حملہ کر رہے تھے اور عمر عاص کو دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ وہ علم ہے جس کے نیچے رسول اللہ کی معیت میں تین مرتبہ جنگ کی ہے اور آج چوتھی مرتبہ جنگ کر رہا ہوں۔ اور سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ عمار یاسر صفوں میں گھس کر بڑھ بڑھ کر حملے کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ جنت تلواروں کے نیچے ہے۔ پیاسہ ہی آب کثیر کے پاس آتا ہے۔ آج دوستوں نے آل محمد اور اُن کے گروہ کو چھوڑ دیا واللہ اگر وہ لوگ ہمیں ماریں اور نخلستان ہجر تک پہنچا دیں تب بھی ہم یقین کریں گے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں اور اسی طرح ربیعہ بن ناجز سے روایت ہے کہ جنگ صفین میں عمار یاسر نہایت بہادری اور جاں بازی کے ساتھ لڑ رہے تھے اور وہ کہتے تھے کہ پیاسا پانی کے پاس آتا ہے اور پیاسے پانی کے پاس آئے ہی ہیں۔ جنت تلواروں کے نیچے ہے آج دوستوں نے محمد اور اُن کے گروہ کو چھوڑ دیا۔ ابو مروان سے روایت ہے کہ صفین میں لوگوں کے ساتھ موجود تھا ہم لوگ کھڑے تھے کہ یکایک عمار یاسر نکلے۔ آفتاب غروب ہو رہا تھا اور وہ کہتے تھے رات کو اللہ کی طرف جانے والا کون ہے۔ پیاسا پانی کی طرف آتا ہے۔ جنت نیزوں کی دھار

Presented by Ziaraat.Com

کے نیچے ہے آج دوستوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔ آج دوستوں نے محمد اور اُن کے گھر والوں کو چھوڑ دیا۔

غرض آپ اس طرح برابر جنگ میں مصروف حملوں پر حملے کر رہے تھے دشمنوں کی لاشوں پر لاشیں تڑپ رہی تھیں برابر ہاشم بن عتبہ حامل علم کو آگے بڑھا رہے تھے کہ یکایک آپ پر پیاس کا غلبہ ہوا آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن آپ کے لئے دودھ کا شربت لایا گیا جس کو دیکھ کر آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا صدقت یا رسول اللہ۔ لوگوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول مقبول نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری آخری خوراک دودھ کا شربت ہوگا یہ فرماکر آپ نے دودھ نوش فرمایا اور دشمنوں پر پھر ٹوٹ پڑے اور یہ فرماتے جاتے تھے جنت کی طرف کون چلتا ہے جنت ان ہی تلواروں کے نیچے ہے۔ مجھے حوض کوثر پر آج ہی پہنچنا ہے کل میں اپنے پیاروں سے ملوں گا یعنی محمد مصطفےٰ اور اُن کے ساتھیوں سے۔ آپ نہایت جوش کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک شخص نے نیزہ مارا آپ سنبھل نہ سکے کہ ایک شخص نے تلوار کا وار کیا آپ زین فرس سے فرشِ زمین پر آئے اور ایک شخص نے بڑھ کر آپکا سر قلم کر لیا۔ اور اس طرح رسول کا عزیز ترین صحابی امیر المومنین کا حامی و عاشقِ اہلبیت نے اس دنیا کو چھوڑ کر فردوس بریں میں اپنے آقا محمد مصطفےٰ کی خدمت میں پہونچ گیا۔ انّا للہ وانا الیہ راجعون۔

جس وقت آپ کی شہادت واقع ہوئی اس وقت افواج شام چونکی اور

Presented by Ziaraat.Com

یہ سوچنے لگے کہ یہ کیا ہوا عمارؓ کی شہادت نے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلادی کہ عمارؓ کو گروہِ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب آپ کے قاتل جھگڑا کرتے ہوئے عمر بن عاص کے پاس پہنچے اور ہر شخص یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے عمارؓ کو قتل کیا ہے تو انھوں نے کہا واللہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں کہ دونوں میں سے کون دوزخی ہے اُن کی زبان سے یہ بات معاویہ نے سن لی تو کہا کہ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا کہ ایک قوم نے ہماری واسطے جانیں خرچ کیں اور تم ان سے کہتے ہو کہ تم لوگ دوزخ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو کہ کون دوزخی ہے عمرو نے کہا واللہ بات تو یہی ہے اور تم بھی جانتے ہو اور مجھے پسند یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات سے بیس سال پہلے مر جاتا۔

ابن عون سے مروی ہے کہ عمار رحمتہ اللہ علیہ ترانوے ۹۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور رسول خدا صلعم سے سن میں بڑے تھے۔

یحییٰ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمارؓ نے کہا کہ مجھے میرے کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں اور مثنیٰ العبدی نے ان بوڑھوں سے جو اس وقت عمارؓ کے پاس موجود تھے روایت کی کہ مجھ سے میرا خون نہ دھونا اور مجھ پر مٹی ڈالنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں۔ اور ابی اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ہاشم بن عتبہ اور عمار بن یاسر کی نماز پڑھی انھوں نے عمارؓ کو اپنے قریب کیا اور ہاشم کو ان کے آگے دونوں پر ایک مرتبہ پانچ یا سات تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور عاصم بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے عمارؓ پر نماز پڑھی اور انکو غسل نہیں دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

جس وقت عمارؓ قتل کئے گئے تو حضرت علیؑ نے کہا مسلمانوں میں سے جس شخص پر قتل عمارؓ بن یاسر گراں نہ ہو اور نہ انکی وجہ سے ان پر مصیبت آئے تو وہ بے راہ ہے ۔ عمارؓ پر اللہ کی رحمت ہو جس دن وہ اسلام لائے اللہ کی رحمت ہو جس دن وہ مقتول ہوئے اور عمارؓ پر اللہ کی رحمت ہو جس دن وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ۔ میں نے عمارؓ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ جب چار اصحاب رسول صلعم کا ذکر کیا جاتا تھا تو یہ چوتھے ہوتے تھے اور جب پانچ کا ذکر ہوتا تھا تو وہ پانچویں ہوتے تھے رسول صلعم اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدیم اصحاب میں کسی کو شک نہ تھا کہ عمارؓ کے لئے بہت سے موقعوں پر جنت واجب ہوئی ہے ۔ عمارؓ کو جنت مبارک ہو اور کہا گیا ہے کہ عمارؓ حق کے ساتھ ہیں اور عمارؓ کا قاتل دوزخ میں ہو گا ۔

حسن سے مروی ہے کہ عمر بن عاص سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلعم آپ سے محبت کرتے تھے اور ایک کو عامل بناتے تھے انھوں نے کہا واللہ کرتے تھے مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ محبت تھی کہ یا تالیف قلب جس سے مجھے مانوس فرماتے تھے لیکن دو آدمیوں پر گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلعم کی اس حالت میں وفات ہوئی کہ آپ دونوں سے محبت کرتے تھے ۔ عبداللہ بن مسعود اور عمارؓ بن یاسرؓ لوگوں نے کہا کہ عمارؓ یاسر جنگ صفین میں تمہارے ہی مقتول تھے انھوں نے کہا تم نے سچ کہا واللہ ہم نے انھیں قتل کیا ۔

جبہ عرنی سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے دس اشخاص کو عمارؓ کے بارے میں جھگڑا کرتے دیکھا ہر ایک کہتا تھا کہ عمارؓ کو ہم نے قتل کیا ہے عبداللہ نے

Presented by Ziaraat.Com

کہا اس بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں کہ جہنم میں پہلے کون جائے گا کیونکہ میں نے رسول خدا صلعم کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ عمارؓ کا قاتل انکا اسلحہ لینے والا اور اُن کے کپڑے اتارنے والا جہنم میں جائے گا نیز روایت ہے کہ جب حضرت عمارؓ قتل ہوئے تو لوگ حذیفہؓ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ حضرت مارے گئے اور لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں کہ آیا حق پر تھے کہ ناحق پر آپ فرماتے ہیں حذیفہؓ نے کہا میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابوالیقظان فطرت اسلام پر قائم ہیں اور اپنے مرتے دم تک اس کو ترک نہ کریں گے

جناب صادقؑ آل محمد کا ارشاد ہے کہ ان مومنوں کی محبت و ولایت واجب ہے جنھوں نے اپنے پیغمبر کے بعد خلیفہ خدا اور دین خدا میں تغیر نہیں کیا مثلاً سلمان فارسیؓ۔ ابوذر غفاریؓ مقدادؓ بن اسود کندیؓ۔ عمارؓ بن یاسر جابرؓ ابن عبداللہ انصاری۔ حذیفہ بن یمانیؓ ابو ہیثمؓ بن تیہان سہیل بن حنیف ابوایوب انصاریؓ عبداللہ بن صامتؓ عبادہ بن ثابتؓ۔ خزیمہؓ بن صامت ذوالشہادتین اور ابوسعید خدریؓ کے اور جو لوگ ان کے طریقہ پر چلے اور اُن کے ایسے کام کئے۔

امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول مقبول صلعم نے جناب امیرالمومنین سے ارشاد فرمایا کہ بہشت تمہاری۔ سلمانؓ۔ ابوذرؓ۔ عمارؓ اور مقدادؓ کی مشتاق ہے۔

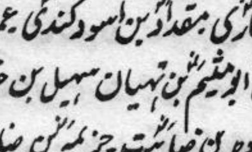

Presented by Ziaraat.Com

جناب عمارؓ کے مختلف حالات

جناب عمارؓ سے خلیفۂ وقت کی بدسلوکی

علامہ بلاذری نے بسلسلۂ اسناد ابو مخنف کے واسطے سے روایت کی ہے کہ بیت المال میں ایک صندوقچہ تھا جس میں ایک زیور اور ایک عمدہ موتی تھا۔ حضرت عثمانؓ نے بیت المال سے وہ صندوقچہ نکال کر وہ زیور اور موتی کسی اپنی زوجہ کو دے دیا۔ اس پر لوگوں نے اعتراض اور ان کے متعلق اتنی سخت اور شدید باتیں کیں کہ انھیں غصہ آگیا منبر پر تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور کہا ہم اس مال خراج سے جتنی ہماری ضرورت ہوگی وہ لے کر رہیں گے چاہے لوگوں کو ناگوار کیوں نہ ہو حضرت علیؑ نے کہا ایسی صورت میں آپ روک دیئے جائیں گے۔ آپ کے اور بیت المال کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائیگی۔ عمارؓ بن یاسر نے کہا میں خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں پہلا شخص ہوں جسے یہ تصرف ناگوار ہوا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے بڈھے پیٹ والی عورت کے بچے، تمہاری یہ مجال۔ اسے گرفتار کرلو اور عمارؓ گرفتار کرلئے گئے حضرت عثمانؓ گھر میں چلے گئے اور عمارؓ کو طلب کیا اور اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہوگئے عمارؓ کو اٹھا کر جناب ام سلمہؓ زوجہ پیغمبرؐ کے گھر لایا گیا بے ہوش اتنی دیر رہے کہ ظہرین اور مغرب کی نمازیں قضا ہوگئیں۔ ہوش آنے پر انھوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ یہ پہلا دن نہیں ہے کہ ہمیں راہ خدا میں اذیت پہنچائی گئی

Presented by Ziaraat.Com

جناب عمارؓ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ اسی تعلق کی بنا پر ہشام بن ولید بن مغیرہ مخزومی بگڑ بیٹھا۔ حضرت عثمان سے کہا کہ علیؑ سے ڈر گئے اور ہم پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت ہو گئی ہمارے بھائی کو اتنا مارا کہ لب گور کر دیا خدا کی قسم اگر عمار مر گئے تو میں بھی بنی امیہ کی کسی بڑی شخصیت کو قتل کر کے دم لوں گا حضرت عثمان نے اسکو گالیاں دیکر نکلوا دیا وہ جناب ام سلمہ کے یہاں پہنچا وہ خود عمار کی حالت دیکھ کر بے حد غضبناک تھیں جناب عائشہ کو خبر ہوئی وہ بھی بے حد مغموم ہوئیں اور حضرت سرور کائنات صلعم کا ایک موئے مبارک ایک کپڑا اور ایک جوتی نکال کر کہنے لگیں کہ کس قدر جلد تم لوگوں نے اپنے پیغمبر کے طریقہ کو بھلا دیا ابھی تو آپ کا یہ لباس یہ بال اور یہ جوتی بھی پرانی نہیں ہوئی۔ حضرت عثمان اس پر غصہ میں آپے سے باہر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دیں۔ مسجد کے اندر چلے آئے انھیں لوگ دیکھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے۔ عمر بن عاص جو پہلے مصر کے گورنر تھے اور حضرت عثمان نے انھیں معزول کر دیا تھا اور ان کے بجائے عبداللہ ابن سرح کو مصر کا گورنر مقرر کر دیا تھا اسکی وجہ سے وہ پہلے سے ہی بھرے ہوئے تھے انھوں نے سبحان اللہ سب سے زیادہ آوازیں بلند کیں۔

حضرت عثمان کو ہشام بن ولید اور اس کے اعزہ کے متعلق معلوم ہوا کہ سب ام سلمہ کے پاس گئے ہیں اور جناب ام سلمہ عمارؓ کی حالت دیکھ کر بے حد غضبناک ہیں حضرت عثمان نے جناب ام سلمہ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ کے گھر پر ہجوم کیسا اکٹھا ہو رہا ہے جناب ام سلمہ نے کہلا بھیجا کہ ہجوم کو رہنے دو تم اپنی خبر لو لوگوں کو

Presented by Ziaraat.Com

اتنا مجبور نہ کرو کہ وہ ایسا اقدام کر بیٹھیں جسے حتی الامکان وہ نہیں کرنا چاہتے عمارؓ کے ساتھ حضرت عثمان کی اس بدسلوکی کو تمام لوگوں نے بے حد برا مانا یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی مسلمانوں میں نفرت اور ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ (کتاب الانساب جلد ۵ صفحہ ۴۸) ۔ مقدادؓ بن عمر۔ عمارؓ بن یاسرؓ طلحہ و زبیر نے بہت سے صحابہ کے ساتھ مل کر ایک نوشتہ لکھا جس میں حضرت عثمان کی تمام ناپسندیدہ حرکات لکھیں اور پروردگار کا خوف دلایا اور تنبیہ کی کہ اگر وہ ان باتوں سے باز نہ آئے تو ہم لوگ ان کے خلاف کسی اقدام پر لامحالہ مجبور ہوں گے عمار وہ نوشتہ لے کر حضرت عثمان کے پاس آئے اور کچھ حصہ انھیں پڑھ کر سنایا۔ حضرت عثمان نے کہا ان سب لوگوں میں بس تم کو ہی جرأت ہوئی۔ عمارؓ نے کہا کیونکہ میں دوسروں کی نسبت آپ کا زیادہ خیرخواہ ہوں عثمان نے سمیہ کے بیٹے تم جھوٹے ہو۔ عمار نے کہا خدا کی قسم میں سمیہ کا بھی بیٹا ہوں اور یاسر کا بھی۔ حضرت عثمان نے اپنے غلاموں کو حکم دیا سب نے عمارؓ کے ہاتھ پیر پکڑے اور حضرت عثمان نے اُن کے آلۂ تناسل پر ٹھوکریں ماریں وہ جوتا بھی پہنے ہوئے تھے اس چوٹ کی وجہ سے حضرت عمارؓ کو فتق کا عارضہ ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے وہ بہت زیادہ بوڑھے تھے اس واقعہ کو بہت تفصیل کے ساتھ ابن ابی الحدید معتزلی نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ جلد اول کے صفحہ ۲۳۹ پر ابن قتیبہ کے حوالہ سے تحریر کرتے ہیں۔

محدثین کا بیان ہے کہ پیغمبر کے بہت سے اصحاب نے اکٹھا ہو کر

Presented by Ziaraat.Com

ایک نوشتہ لکھا اور اس میں حضرت عثمانؓ کی وہ تمام باتیں ذکر کیں جو انھوں نے سنت پیغمبر اور سنت شیخین کے خلاف کی تھیں۔

(۱) حضرت عثمانؓ نے افریقہ کا پورا خمس مروان کو اٹھا کر دے دیا حالانکہ اس میں خدا کا بھی حق تھا اور پیغمبر کا بھی انھیں میں پیغمبر کے قرابت دار یتیم اور مساکین تھے۔ (۲) حضرت عثمان نے کثرت سے عالیشان محل تعمیر کئے چنانچہ انھوں نے مدینہ میں سات بڑے مکان بنوائے ایک گھر اپنی زوجہ نائلہ کے لئے ایک اپنی بیٹی عائشہ کے لئے باقی اپنی دوسری بیٹیوں اور بی بیوں کے لئے۔ (۳) خمس جو پیغمبر کا حق تھا اس سے مروان نے ذی خشب میں بہت سے محلات تعمیر کرائے اور مال و دولت سے انھیں پر کیا (۴) حضرت عثمان نے ہر جگہ کی حکومت اور ہر جگہ کی افسری اپنے عزیزوں کو ہی دیں بنی امیہ کے نوخیز چھوکروں کو جنہیں نہ پیغمبر کی صحبت خاص تھی نہ کچھ آنا جانا تھا (۵) ولید بن عقبہ کو جو کوفہ کے گورنر نے صبح کی نماز شراب کے نشہ میں دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھا دی اور کہا کہ اگر کہو تو اور بڑھا دوں۔ (۶) حضرت عثمان نے اول تو حد جاری کرنے میں ٹال مٹول کی اور جاری بھی کی تو بہت تاخیر سے یا دل ناخواستہ۔ (۶) مہاجرین و انصار کو انھوں نے بالکل بالائے طاق رکھا نہ ہی کہیں کا حاکم بنایا اور نہ ہی ان سے کسی بات میں مشورہ لیا بلکہ جو چاہا خود رائی سے کیا (۷)۔ مدینہ کے اطراف کی چراگاہیں جو زمانہ پیغمبر سے عام مسلمانوں کے لئے وقف چلی آرہی تھیں اور زمانہ حضرت ابوبکر و عمر میں بھی عام مسلمانوں کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

وقف رہیں حضرت عثمان نے اپنے اور اپنے عزیزوں کے لئے مخصوص کر دیئے صرف انہی کے جانور چراگاہوں میں چر سکتے تھے اور کسی مسلمان کو چرانے کی اجازت نہیں تھی۔ (۸) انھوں نے مدینہ میں بہت سے ایسے لوگوں کو بڑی بڑی جاگیریں عنایت کیں اور بڑی رقمیں دیں۔ جنہیں نہ تو پیغمبر کی صحبت کا شرف ہی حاصل تھا نہ جہاد میں شرکت کرتے نہ اسلام کی نصرت و حمایت کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا تھا۔ (۹) حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں تیر ال سے لوگوں کو سزا دیتے تھے۔ حضرت عثمان نے اس کے بجائے کوڑے مارنے کی سزا ایجاد کی اور حضرت عثمان پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے پشت پہ کوڑے لگوانے کی ابتداء کی ۔ ۔ ۔

یہ نوشتہ لکھنے کے بعد اور ان لوگوں نے طے کیا کہ حضرت عثمان تک اس کو پہنچانا چاہیئے نوشتہ لکھتے وقت عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود بھی موجود تھے جب وہ لوگ نوشتہ لے کر حضرت عثمان کو دینے کے لئے اُن کے مکان کی طرف روانہ ہوئے تو ایک ایک کر کے کھسکنے لگے۔ عمارؓ جن کے ہاتھ میں نوشتہ تھا صرف یہی رہ گئے۔ عمارؓ رُکے نہیں وہ حضرت عثمان کے گھر پر آئے اندر آنے کی اجازت چاہی وہاں مروان اور بنی امیہ کے بہت سے افراد بیٹھے تھے۔ عمارؓ نے پاس پہنچ کر وہ نوشتہ حضرت عثمان کے ہاتھ میں دے دیا حضرت عثمان نے پڑھنے کے بعد پوچھا۔

تم نے یہ نوشتہ لکھا ہے۔؟

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عثمان نے دریافت کیا اور کون کون لوگ تمہارے ساتھ تھے
حضرت عمارؓ نے کہا بہت سے لوگ تھے مگر وہ سب آپ کے ڈر سے متفرق ہو گئے
حضرت عثمان نے دریافت کیا وہ لوگ کون کون تھے؟

حضرت عمارؓ نے جواب دیا۔ ہاں میں ان کے نام نہیں بتاؤں گا۔ حضرت عثمان نے کہا کہ اتنے لوگوں میں صرف تمکو میرے سامنے یہ گستاخی کرنے کی جرأت ہوئی۔

مروان نے کہا کہ امیرالمومنین اس سیاہ فام غلام (عمار) نے لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکایا ہے اگر آپ اسے قتل کر دیں تو دوسروں کو عبرت ہو جائے۔ حضرت عثمان نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ مارو اور خود بھی مارنے میں شریک ہو گئے سب نے مل کر ان کو اتنا مارا کہ انکو فتق کا عارضہ ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔

غلاموں نے کھینچ کر دروازہ کے باہر ڈال دیا۔ جناب اُمِّ سلمہ کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے اُنکو اپنے گھر پر اٹھوالیا۔ بنو مغیرہ جو عمارؓ کے حلیف تھے یہ واقعہ سنکر بیحد برہم ہوئے جب عثمان نماز ظہر کے لئے گھر سے نکلے تو ہشام بن ولید بن مغیرہ مخذومی نے انھیں روک کر کہا کہ اگر عمارؓ اس زدوکوب سے جانبر نہ ہوئے تو میں بھی بنو امیہ کے کسی بڑے آدمی کو قتل کر کے رہوں گا۔ حضرت عثمان نے اس کو یہ کہہ کر جھڑک دیا کہ تمہاری کیا مجال ہے حضرت عثمان مسجد میں آئے تو دیکھا کہ حضرت علی کا مزاج ناساز تھا سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی حضرت عثمان نے کہا کہ اے ابوالحسن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہاری موت کی دعا کروں

Presented by Ziaraat.Com

یا زندگی کی تمنا کروں کیونکہ اگر تمکو موت آجائے تو تمہارے بعد دوسرے کے لئے مجھے زندہ رہنا گوارہ نہیں کیونکہ تمہارا بدل ملنا محال ہے۔ اگر تم زندہ رہو تو سرکش افراد ہمیشہ تمہاری آڑ لیں گے تمہیں اپنا دست و بازو بنائیں گے اور تمہیں لوگ اپنی جائے پناہ بنائیں گے اور میں تمہاری وجہ سے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکوں گا تم سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے نافرمان لڑکا اگر مر جائے تو باپ کو صدمہ میں مبتلا کرے اور زندہ رہے تو نافرمانی کرے یا تو صلح اختیار کرو کہ ہم بھی تم سے صلح رکھیں اور اگر جنگ کی ٹھانی ہے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں ہمیں آسمان و زمین کے بیچ میں معلق نہ رکھو کیونکہ بخدا اگر تم مجھے مار ڈالو گے تو پھر میرا بدل تمکو ملنا مشکل ہے اور اگر میں تمکو قتل کر ڈالوں تو مجھے تم جیسا نہ ملے گا یہ ظاہر ہے کہ خلیفۃ المسلمین وہ شخص ہرگز نہیں ہو سکتا جس نے فتنہ و فساد کی ابتدا کی ہو حضرت علی نے جواب دیا کہ آپکی باتوں کا جواب بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن میں اپنے درد کی وجہ سے کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا بس وہی جملہ کہنا چاہتا ہوں جو عبد صالح نے کہا تھا۔ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون عبد العزیز جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر علامہ ابن عبدہ نے بھی اس واقعہ کو مختصر کر کے لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت کو اصحاب نے ایک نوشتہ لکھا اور جس میں انھوں نے اُن کے عیوب اور افعال پر جو لوگوں کی برہمی کا سبب ہوئے لکھا اور لکھنے کے بعد سوال یہ پیدا ہوا کہ اسے کر کون جائے حضرت عمار نے کہا کہ میں اسے لے کر جاؤں گا چنانچہ وہ لے کر گئے اور حضرت عثمان کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان نے نوشتہ پڑھنے کے بعد کہا خدا تمہاری ناک رگڑے۔ حضرت عمار نے جواب دیا اور ابوبکر و عمر کی بھی اس پر

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عثمان اٹھ کھڑے ہوئے اور عمارؓ کو اپنی لاتوں اور گھونسوں سے خوب مارا یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے پھر حضرت عثمان بے حد بدنام ہوئے اور عمارؓ کے پاس طلحہ و زبیر کی معرفت پیغام دے کر بھیجا کہ تین باتوں میں سے کوئی ایک منظور کر دیا تو معاف کر دو یا تاوان لو یا قصاص لو حضرت عمارؓ نے جواب دیا کہ مجھے بخدا کوئی بھی منظور نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے خدا سے ملاقی ہوں۔

کتاب الامامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں علیؑ کے جواب پر مروان کا یہ کہنا بھی لکھا۔ خدا کی قسم ہم اپنے نیزوں کو توڑ کر اور اپنی تلواروں کو کاٹ کر رکھ دیں گے اور ہمارے بعد اس حکومت سے کسی کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا حضرت عثمان نے مروان کو ڈانٹا کہ تم چپ رہو تم کو اس سے کیا سروکار، کتاب الانساب اور بلاذری جلد ۵ صفحہ ۵۴ اور یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۵۰ علامہ بلاذری اور یعقوبی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کو جب جناب ابوذر غفاری کے انتقال کی خبر ہوئی تو انھوں نے کہا رحمتہ اللہ یعنی خدا ان پر رحم کرے عمارؓ یاسر نے کہا کہ ہاں خدا ان پر ہم لوگوں کی طرف سے رحم کرے حضرت عثمان نے بہت گندی گالی دیکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ابوذر کو جلا وطن کر کے شرمندہ ہوں انھوں نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ عمارؓ گدی سے پکڑ کر باہر نکال دیئے گئے حضرت عثمان نے عمارؓ کو حکم دیا کہ تم بھی وہاں جاؤ جب عمار سامان سفر باندھنے لگے تو بنی مخزوم نے حضرت علیؑ کے پاس آکر درخواست کی کہ آپ حضرت عمارؓ کے متعلق حضرت عثمان سے گفتگو کیجیئے۔ حضرت علیؑ حضرت عثمان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے عثمان آپ خدا سے نہیں ڈرتے آپ مسلمانوں میں سے ایک نیکوکار برگزیدہ شخص

Presented by Ziaraat.Com

جلاوطن کر چکے ہو اس جلاوطنی میں اس غریب کا انتقال ہو گیا پھر اب دوبارہ اس جیسے شخص کو جلاوطن کرنے پر تلے ہوئے ہو اس موقع پر علیؑ اور عثمان میں سخت کلامی کی نوبت آگئی حضرت عثمان نے حضرت علیؑ سے کہا سب سے زیادہ جلاوطنی وطنی کے حقدار تو آپ ہی ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو یہ بھی کر کے دیکھ لیجئے۔ مہاجرین حضرت عثمان کے پاس جمع ہوئے اور ان سے کہا کیا خوب جب آپ سے کوئی بات کرتا ہے تو آپ اُسے شہر بدر اور جلاوطن کرنے پر تل جاتے ہیں۔ یہ چیز کسی صورت میں برداشت نہیں کی جا سکتی حضرت عثمان عمارؓ کو جلاوطن کرنے سے باز رہے۔

علامہ بلاذری اپنی تصنیف کتاب الانساب جلد ۵ صفحہ ۴۹ اور ابن حدید معتزلی اپنی تصنیف شرح نہج البلاغہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ پر لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان ایک نئی بنی ہوئی قبر کے پاس سے گزرے پوچھا یہ کس کی قبر ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ ابن مسعود کی وہ عمارؓ پر بے حد افروختہ ہوئے کہ عمارؓ نے ابن مسعود کے مرنے کی اطلاع انکو نہیں کی اور ان سے پوشیدہ رکھا چونکہ ابن مسعود نے ابن عمارؓ کو اپنے کفن و دفن اور نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت کی تھی لہٰذا انھوں نے اس پر عمل کیا حضرت عثمان نے اس جرم پر اپنے پیروں پر خوب پیٹا جس سے انکو فتق کا عارضہ ہو گیا۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۱۴۷ پر یعقوبی لکھتے ہیں کہ جب ابن مسعود کا انتقال ہوا تو عمارؓ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا۔ حضرت عثمان موجود نہ تھے لہٰذا معاملہ مخفی رہا حضرت عثمان جب واپس ہوئے تو انھوں نے ابن مسعود کی قبر دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ ابن مسعود کی۔ حضرت عثمان نے پوچھا کہ بغیر مجھے خبر دیئے یہ کیسے

Presented by Ziaraat.Com

دفن ہوئے لوگوں نے بتایا کہ ابن مسعودؓ نے عمارؓ کو اپنے دفن و کفن کا انتظام سپرد کر دیا تھا اور وصیت کی تھی کہ آپ کو خبر نہ ہو۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد صحابی رسولؐ جناب مقداد کا بھی انتقال ہو گیا اُن کی نماز جنازہ بھی عمارؓ نے پڑھی اور دفن کیا اور حسب وصیت جناب مقداد حضرت عثمان کو خبر نہیں کی اس پر حضرت عثمان بے حد غضبناک ہوئے اور فرمایا وائے ہو اس حبشیہ کے فرزند پر اس نے مجھے کیوں خبر نہیں کی۔

طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ پر ابن سعد تحریر کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جس نے جنگ صفین میں حضرت عمارؓ کو شہید کیا تھا حضرت عثمان کے حکم سے اسی نے عمارؓ کو زد و کوب کیا تھا۔

یہ تھا وہ سلوک اور برتاؤ حضرت عثمان کا پیغمبر اسلام کے اس جلیل القدر صحابی کے ساتھ جس کی مدح و ثنا میں قدرت نے نہایت گرانقدر تخلیص صرف فرمائی ہیں جس کے مطمئن بالایمان۔ عابد شب زندہ دار اور قیامت سے ہراساں ہونے پر آیات قرآنی بطور گواہ نازل ہوئیں جو پہلے وہ مسلمان تھے جنہوں نے عبادت الٰہی کے لئے سب سے پہلے اپنے گھر میں مسجد تعمیر کی۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۱۴۱ میں ہے کہ پیغمبر خدا نے انتہا سے زیادہ جن کی مدح و ثنا فرمائی ساتھ ہی ساتھ ان کی دشمنی اور عداوت اور ان پہ سب دشتم تحقیر و توہین کی ممانعت فرمائی۔

بزرگان صحابہ نے عمار کے ساتھ ان بدسلوکیوں کو بہت گراں سمجھا جن لوگوں

Presented by Ziaraat.Com

نے ان کو اذیت دی ان پر غصہ اتارا۔ ان سے دشمنی کی ان پر بے حد برہم اور ناراض ہوئے اور عمارؓ کے ساتھ یہ تمام سلوک روا رکھے گئے لیکن کوئی تاریخ یہ نہیں بتاتی کہ وہ ذرہ برابر بھی جادۂ حق سے منحرف ہوئے ہوں۔ وہ ان ہی باتوں پر راضی رہے جو خدا اور رسول کی خوشنودی کا سبب تھیں اور ان ہی باتوں پر غضبناک ہوئے جو خدا اور رسول کو غضبناک کرنیوالی تھیں۔ انھوں نے ہمیشہ کلمتہ الحق کہا اور باطل کے مقابلے پر ڈٹے رہے چاہے لوگوں کو برا معلوم ہوا یا بھلا ان کی یہ روش شروع سے ہی تھی جس دن کفار قریش نے ان پر اور ان کے والدین پر مصائب کے پہاڑ توڑے تھے ان کا ایمان انکی فرد تنی پسندیدۂ النبیؐ تھی انھوں نے جو مصائب جھیلے وہ بھی قدرت کے علم میں تھے یہی سبب تھا ان کا ذکر پیغمبر اسلام کے ہمیشہ وردِ زباں رہا۔ آنحضرت ان کا اٹھتے بیٹھتے تذکرہ کرتے ان کے لئے بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوتے اور فرماتے (ترجمہ) "صبر کرو یاسر کی اولاد تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔ خداوندا آلِ یاسر کی مغفرت فرما اور تو یقیناً ان کی مغفرت کر چکا ہے" جناب عمارؓ یاسر کے متعلق خود پروردگارِ عالم نے آیات نازل فرمائیں جو اُن کی جلالت قدر کے لئے کافی ہیں۔ ظاہر ہے جس کی خدا خود تعریف فرمائے اس کے مدارج کی کیا انتہا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تفسیر شوکانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ و تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۲۰۴ اور قرطبی نے اپنی تفسیر ج ۱۵ صفحہ ۲۳۸ علامہ زمخشری اور طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۸۰ میں عبداللہ ابن عباس سے حسب ذیل آیتہ جس کا صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

سورۂ زمر آیۃ ۹ (ترجمہ) جو شخص رات کے اوقات میں سجدے کر کے
اور کھڑے کھڑے خدا کی عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے۔ عمارؓ
اور حذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے متعلق نازل ہوئی ہے قرطبہ کہتے ہیں امن
ھو قانت سے مراد عمارؓ یاسر ہیں اسی طرح خازن نے اپنی تفسیر جلد ۳
صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے کہ یہ آیت عمارؓ بن یاسر ابن مسعود اور سلمان فارسی
کی بابتہ نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح سورۂ انعام کی آیتہ نمبر ۵۲ ۔ (ترجمہ)
"جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی کی تمنا میں دعا
مانگا کرتے ہیں ان کو اپنے پاس سے نہ دھتکارو ان کے حساب و کتاب کی ذمہ
داری نہ تمہارے ذمہ ہے نہ اُن کے تمہارے حساب و کتاب کی ذمہ داری
اُن کے ذمہ ہے"۔ تفسیر طبری صفحہ ۱۲۷، ۱۲۶ و تفسیر قرطبی جلد ۶ ص ۴۳۱ تفسیر
بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۱۸۰، تفسیر کشاف جلد ۱ ص ۴۰۴ تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۰
و جلد ۳ ص ۱۴۴ تفسیر ابن جوزی جلد ۲ صفحہ ۱۰، تفسیر درِ منثور سیوطی جلد ۳
صفحہ ۱۴۴ تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱ تفسیر ثمر بتی جلد ۱ صفحہ ۴۰۴ تفسیر
شوکانی جلد ۲ ص ۱۴۵ پر متن ہے کہ یہ آیت جناب عمار بن یاسر و
و بلال و خباب کے متعلق نازل ہوئی ہے اور ابن ماجہ نے بھی لکھا ہے کہ
کہ یہ آیت ان ہی حضرات کے لئے نازل ہوئی ہے۔
سورۂ نحل کی آیت ۱۰۶ (ترجمہ) اس شخص کے سوا جو مجبور کیا جائے
اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ علامہ ابو عمر استیعاب میں لکھتے
ہیں کہ اس امر پر اہل تفسیر کا اتفاق ہے کہ یہ آیت جناب عمار کی بابتہ نازل ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

قرطبی لکھتے ہیں کہ بنابر قول مفسرین یہ آیت جناب عمارؓ کی بابت نازل ہوئی۔ ابن حجر عسقلانی اصابہ میں لکھتے ہیں کہ علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ یہ آیت جناب عمارؓ کی بابتہ نازل ہوئی ہے واحدی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت عمارؓ یاسر ہی کی بابتہ نازل ہوئی اور شانِ نزول یہ ہے کہ مشرکین نے عمارؓ اور ان کے والد یاسر اور انکی والدہ سمیہ نیز صہیب بلال خباب و سالم کو گرفتار کر لیا سمیہ کو انھوں نے اونٹوں کے درمیان باندھ دیا اور نیزہ سے ان کی شرمگاہ چھل ڈالی۔ اور کہا کہ مردوں ہی کی وجہ سے یہ اسلام لائی ہے اور اسی صدمہ سے انکا انتقال ہو گیا یاسر بھی مقتول ہوئے یہ سمیہؓ و یاسرؓ پہلے شہید ہیں جو راہِ اسلام میں شہید ہوئے لیکن عمارؓ نے انتہائی مجبوری اور بے بسی کے عالم میں اپنی زبان پر وہی فقرے جاری کر دیے جو کفار و مشرکین چاہتے تھے۔ پیغمبر خدا کو خبر پہنچی کہ عمارؓ کافر ہو گئے۔ آنحضرت نے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پیر تک ایمان سے لبریز ہیں اور ایمان اُن کے گوشت و خون میں سرایت کر چکا ہے۔ عمارؓ روتے ہوئے رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنے ہاتھوں سے انکے آنسو پونچھے اور فرمایا کہ مشرکین پھر اسی طرح درپئے ایذا ہوں تو پھر انہیں کلمات کو دہرا دینا جو وہ کہلانا چاہتے ہیں اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کو طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۱۷۸ طبری جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۲، اسباب نزول واحدی ص۲۱۲ مستدرک جلد ۲ ص۲۰۱ استیعاب جلد ۱ ص۴۳ تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ تفسیر زمخشری جلد ۱ ص۱۷۶ تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۶۸۳ تفسیر کبیر امام رازی جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ تفسیر ابن جوزی جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ تفسیر نیشاپوری بر حاشیہ طبری جلد ۱۴ ص۱۲۲ تحفہ زالمی فلی

Presented by Ziaraat.Com

جلد ا صفحہ ۹۴ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۵۸۰ اصابہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ وغیرہ نے اسناد کے ساتھ لکھا ہے۔

سورۂ قصص آیت ۶۱ " ترجمہ: جسے ہم نے دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) فائدے عطا کئے ہیں اور پھر قیامت کے دن جوابدہی کے لئے ہمارے سامنے حاضر کیا جائیگا۔"

اس آیت کی بابت واحدی نے اسباب النزول صفحہ ۵۵۴ تفسیر قرطبی جلد ۳ صفحہ ۳۰۳، تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۴۳۴ تفسیر شربینی جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ ان سب حضرات نے اپنی اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت عمارؓ اور ولید بن مغیرہ کی بابت نازل ہوئی ہے۔

سورۂ انعام آیۃ ۱۲۲ (ترجمہ) جو شخص پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اس کے لئے ایک نور بنا دیا ہے جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں بے تکلف چلتا پھرتا ہے۔

اس آیت کی بابت استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۸۰ تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۱۷۲ تفسیر بیضاوی جلد ا صفحہ ۴۰۴ تفسیر سیوطی جلد ۳ صفحہ ۴۰۳ تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۳۲، شوکانی جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ نے لکھا ہے کہ جناب عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب عمار بن یاسر کے متعلق نازل ہوئی۔

یہ آیات قرآنی ہی ہیں جو جناب عمارؓ کی تعریف و توصیف میں پروردگار عالم نے نازل فرمائیں اور جنکو قریب قریب جملہ مفسرین عامہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

جیسا کہ حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے مورخین نے بھی انہی تاریخوں

Presented by Ziaraat.Com

میں ان آیات کی بابت لکھا کہ یہ آیات جناب عمارؓ یاسر اور دیگر خاص اصحاب جنھوں نے مصائب برداشت کئے اُن کے لئے نازل ہوئیں۔

اب ہم اُن احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں جو جناب رسول مقبول صلعم نے جناب عمار یاسر کے لئے مخصوص طریقے سے ارشاد فرمائیں اور جن کو محدثین نے و مورخین نے اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے احادیث کا ترجمہ ہی پیش کیا جاتا ہے متن طوالت کے خیال سے نہیں دیا گیا۔

حدیث نمبر (۱) عمارؓ سر سے پیر تک ایمان سے لبریز ہیں اور ایمان اُن کے گوشت و خون میں سرایت کر چکا ہے۔

یہ حدیث عبداللہ ابن عباس نے حلیۃ الاولیا جلد ۱ ص ۱۳۹ تفسیر کشاف جلد ۲ ص ۲۷۶ تفسیر بیضاوی جلد ۱ ص ۶۸۳ وغیرہ سے نقل کی ہیں۔

حدیث نمبر (۲) خداوند عالم نے عمارؓ میں ایمان کو سمو دیا ہے سر سے لے کر پیر تک اور ایمان اس کے گوشت و خون میں سرایت کر گیا ہے۔ جدھر حق ہوتا ہے عمارؓ ادھر جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳) اصحاب رسول میں کوئی صحابی ایسا نہیں جس کے متعلق نکتہ گیری اور کچھ نہ کچھ نہ کہہ سکوں سوائے عمارؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ کے کہ پیغمبر نے اُن کے واسطے فرمایا۔ حسب ذیل کتب سے استخراج کیا گیا۔ مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ طرح التثریب جلد ۱ صفحہ ۸۰ تفسیر الوصول جلد ۳ ص ۲۷۹۔ حدیث ۳ سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۶۵ حلیۃ الاولیا جلد ۱ ص ۱۳۹ اصابہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ میں ہانی ابن

Presented by Ziaraat.Com

ہانی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ عمارؓ آئے آپ نے فرمایا خوش آمدید اے پاک و طاہر میں نے رسولِ خدا سے سُنا ہے کہ عمارؓ سر سے پیر تک ایمان سے لبریز ہیں۔

حدیث نمبر ۵۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۴۷ میں ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ عمارؓ حق کے ساتھ ہیں اور حق عمارؓ کے ساتھ۔ و نیز تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۲ جامع کبیر سیوطی جلد ۶ صفحہ ۱۰۴ پر طبرانی اور بیہقی سے روایت ہے حاکم نے مسعودؓ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب لوگوں میں اختلاف واقع ہو تو ابن سمیہ (عمارؓ) حق کے ساتھ ہوں گے و نیز علامہ ابن عمرؓ نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تم ابن سمیہ کی پیروی کرنا وہ مرنے دم تک حق سے ہرگز جُدا نہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ وہ اسی طرف جاتے ہیں جدھر حق جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۶۔ مسند احمد جلد ا صفحہ ۳۸۹ و جلد ۶ صفحہ ۱۱۳ و سنن ابن ماجہ جلد ا صفحہ ۶۶ مصابیح السنۃ بغوی جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۸ تفسیر قرطبی جلد ا تیسری الوصول جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ کنز اعمال جلد ۶ صفحہ ۱۸۴ اصابہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۰ میں ہے۔ کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ عمارؓ کے سامنے جب دو چیزیں پیش ہوتی ہیں تو وہ اس کو اختیار کرتے ہیں جو سب سے زیادہ سبب رشد و ہدایت ہو۔

حدیث نمبر ۷ جامع ترمذی و مسند جلد ا صفحہ ۱۰۰ و صفحہ ۱۲۶

Presented by Ziaraat.Com

حلیۃ الاولیا جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ مصابیح السنۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸ استیعاب جلد دوم صفحہ ۴۴۹ سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۶۵ ہدایہ و نہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۹ ہے کہ عمارؓ نے رسولِ خدا کی خدمت میں آنے کی اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا آنے دو انھیں خوش آمدید اے پاک و پاکیزہ

حدیث نمبر ۸۔ حلیۃ الاولیا جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ تاریخ ابن کثیر جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۱۱ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۳۵ اور تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ جنت چار شخصوں کی مشتاق ہے ۔ علیؑ ۔ عمارؓ یاسر سلمان فارسی اور مقدادؓ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے علیؑ عمارؓ یاسر اور سلمان ۔

حدیث ۹ ۔ مجمع الزوائد جلد جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۷ صفحہ ۷۵ میں ہے کہ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ عمارؓ کا گوشت اور خون جہنم پر حرام ہے ۔

حدیث نمبر ۱۰ ۔ سیرۃ ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ و عقد الفرید جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۴ (ترجمہ) کفار قریش اور عمارؓ کا کیا حال ہے عمارؓ انھیں جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ اسکو جہنم کی طرف بلاتے ہیں یقیناً عمارؓ کو مجھے ایسی نسبت جیسے میری دونوں آنکھوں اور ناک کی درمیانی کھال اور تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ میں ہے کہ کیا حال ہے قریش اور عمارؓ کا عمار قریش کو جنت کی طرف بلاتے ہیں اور وہ عمارؓ کو جہنم کی طرف ۔ عمار کا قاتل اور ان کو لوٹنے والا جہنم میں جائے گا ۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

کون ہے جو دشمنوں سے آپ کے لئے سینہ سپر رہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عمارؓ یاسر جبرئیل نے کہا انھیں جنت کی خوش خبری دے دیجئے آتش جہنم عمارؓ پر حرام ہے۔

ان تمام حقائق کے پیش نظر ان تمام ارشادات الٰہی و فرمودات پیغمبر پر نظر کرنے کے بعد انصاف کی جا ہے کہ حضرت عثمان نے ایک دو بار نہیں متواتر جو انسی زیادتیاں عمارؓ کے ساتھ کیں کس حیثیت سے وہ جائز و مباح تھیں ان کے اس بدترین سلوک انتہائی ناز یبا حرکت کی کوئی بھی وجہ جواز نکل سکتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عثمان نے جو کچھ کیا وہ بطور تادیب کیا وہ خلیفۂ وقت تھے انہیں حق تھا کہ بے راہ روی پر تنبیہہ کریں تو ہم پوچھ سکتے ہیں کہ تادیب کی ضرورت ہونے پر تادیب دیجائے گی یا یونہی خواہ مخواہ ضرورت تادیب کی ہو یا نہ ہو۔ تادیب تو اسی صورت میں ضروری سمجھی جاسکتی ہے جب کوئی بے ادبی کرے جھوٹ بولے۔ حق کے خلاف جائے یا شریعت کی مخالفت کرے اور عمارؓ ان تمام باتوں سے کوسوں دور تھے انھوں نے ہمیشہ کی طرح دعوت دی۔ حقیقت کا اظہار کیا۔ مظلوم کی ہمدردی کی اور کسی مومن نے وصیت کی اسکو پورا کیا۔ نیکوکار مومنین نے جن کا نصب العین ہمیشہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر رہا ان کے پیغام کو خلیفۂ وقت تک پہنچادیا ان تمام باتوں میں کونسی بات اسلام کے لئے مضر تھی جس سے خلیفۂ وقت نے عمارؓ کو روکنا چاہا۔ ان کے کسی فعل سے باطل کی ہمدردی ظاہر ہوئی کہ سزا و تادیب کے ذریعہ انہیں حق کی طرف لانے کی کوشش کی گئی کیا خلیفۂ وقت اپنے کو مسلمانوں کے نفوس عزت و آبرو کا بھی اسی طرح مالک سمجھتے تھے جس طرح اموال مومنین کا

Presented by Ziaraat.Com

مالک جانتے تھے، اموال مسلمین میں من مانا تصرف تو کرتے ہی تھے مسلمانوں کی جانوں سے بھی کھیلتے تھے کہ جسے دل چاہا شہر بدر کر دیا جسے چاہا کوڑوں سے سزا دی جسے چاہا ہڈی پسلی اس کی توڑ دی۔

اگر خلیفۂ وقت تادیب ہی پر کمر بستہ تھے تو عبداللہ ابن عمر حکم بن ابی العاص، مروان بن حکم ولید بن عقبہ سعید بن عاص اور انھیں جیسے لوگوں کی تادیب کی یا نہیں جن کے شر و فساد سے دنیا تنگ آ گئی تھی اور جو حقیقی مستحق تادیب تھے اور ان کے اعمال و حرکات خلیفۂ وقت کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں تھے۔ افسوس ہے کہ کسی کتاب سے پتہ نہیں چلتا کہ مذکورہ اشخاص میں سے کسی کو خلیفہ نے کبھی تنبیہہ کی ہو جبکہ ان کو ہمیشہ نہال رکھنے کی فکر میں رہے بڑی بڑی گراں قدر رقمیں عنایت فرماتے رہے انکی پشت پناہی فرماتے اور مسلمانوں کی گردنوں پر سوار ہوتے رہے خلیفۂ وقت نے تو اپنی ساری تادیب صلحائے امت نیکوکار مومنین کے لئے وقف کر رکھی تھیں جیسے جناب عمارؓ و ابوذرؓ و ابن مسعودؓ وغیرہ۔

ما عداز الفتنۃ الکبرا جلد دوم مروج الذہب میں علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ جو لوگ امیر المومنین کے ساتھیوں میں جنگ صفین میں شہید ہوئے ان میں نبدرہ اہل بدر تھے جنمیں جناب عمار یاسر بھی تھے۔ اور علامہ ابن اثیر جزری تاریخ کامل میں عنبر بن جدین نقل کرتے ہیں کہ میں نے حذیفہ یمانی سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ میں پڑنے سے بہت خائف ہیں ہمیں آپ کوئی طریقہ اس سے بچنے کا بتا دیجئے جناب حذیفہ یمانی نے کہا کہ جس گروہ میں ابن سمیہ ہو تم اس گروہ میں شامل رہو۔ کیونکہ میں نے جناب رسالت مآب کو فرماتے سنا ہے کہ اس کو راستے سے بھٹکا

Presented by Ziaraat.Com

ہوا اگروہ باغی قتل کرے گا۔ اور دنیا میں اس کی آخری خوراک پانی ملا ہوا دودھ ہوگی۔ حبہ کہتے ہیں کہ جناب عمارؓ کی شہادت کے وقت میں ان کے پاس موجود تھا۔ عمارؓ کہہ رہے تھے کہ مجھے میرا آخری رزق، دنیا کا لا دو۔ کسی نے ایک پیالہ میں پانی ملا ہوا دودھ ان کو لا دیا۔ میں نے دیکھا کہ حذیفہ نے اس حدیث کی روایت میں کیسے ہو خطا نہیں کی پھر عمار کہنے لگے آج آنحضرت کے عاشق ان سے اور ان کے گروہ سے ملاقات کریں گے۔ بخدا اگر وہ مجھے پتھر پر بھی پھینک دیں تو بھی میں یہی سمجھتا رہوں گا کہ میں حق پر ہوں۔ اس کے بعد عمار جنگ کے لئے گئے اور ابوالغاریہ کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا اور ابن جوی السکسکی نے آپکا سر کاٹ لیا۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو ابوالغاریہ کے علاوہ کسی اور نے شہید کیا۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین ابی القاسم محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین واللعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین۔

احقر العباد
راحت حسین ناصری عفی عنہ

تشکیل پاکستان میں شیعیانِ علی کا حصہ مکمل چار سیٹ قیمت 120 ایک سو بیس روپیہ مرتبہ محمد وصی خان صدر تنظیم عزا رجسٹرڈ۔
اس عظیم کتاب میں اکابرین ملت کے عظیم کارنامہ تحریر ہیں۔
جن کو پڑھ کر آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

خاتمۃُ الکتاب

لائق ہزار حمد و شکر ہے وہ ذاتِ کریم جو اپنے بندوں پر ہر وقت رحمتیں نازل فرماتا ہے نہ اس کے صفات حدود میں لائے جا سکتے ہیں نہ اس کی حمد مخلوق سے ممکن ہے کہ جس نے اپنی رحمت لاانتہا سے مجھ ایسے ہیچ مچ بے مایہ اور جاہل کے قلم میں اتنی قوت عطا فرمائی کہ میں یہ چند سطور لکھ سکا اور مولائے کائنات حلالِ مشکلات غالب کل غالب کی مدد سے اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا ورنہ کہاں مجھ ایسا نادار جس کا دامن علم سے بالکل خالی ہو ایسی بزرگ ہستیوں کی ذات پر قلم اٹھا سکے یہ صرف ان کی مدد اور خدا کی رحمت بے حساب کا نتیجہ ہے کہ اس ضعیفی کے عالم میں جبکہ دل و دماغ کمزور ہو چکے اور عالم یہ ہے کہ

بھولا یاد حشتِ دل نے پڑھا تھا جو دبستاں میں

فقط اک نام گل کا یاد ہے ساری گلستاں میں

اس کتاب کی تکمیل کر سکتا

بہر حال یہ کتاب مکمل ہو کر ناظرین کی خدمت میں پیش کی ہے اس کتاب میں یقینی خامیاں بھی ہوں گی ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کو میری کم علمی پر محمول فرما کر نظر انداز فرمائیں گے اور اس گنہگار کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے۔

یہ بھی یقینی ہے کہ اس بزرگ ہستی کے حالات پورے نہ ہوں گے جہاں تک میری وسعت نظر اور کوشش نے کام دیا کتب سے تلاش کر کے قلم بند کر دیئے گئے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ ابھی بہت کچھ اس ہستی کے متعلق لکھا جا سکتا ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے ان حضرات کے حالات کو ایک کتاب میں یکجا نہیں کیا گیا اور میرے خیال میں یہ پہلی کوشش ہے جو میں نے ابتدا کی ہے۔ دوسرے صاحبان قلم اس سے بہتر اور زیادہ تفصیل سے لکھ سکتے ہیں۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد جیسا کہ میں نے اپنے مقدمۂ کتاب میں عرض کیا ہے اپنے نونہالانِ ملت کو خواب غفلت سے جگانا اور ان کو بتانا ہے کہ وہ ان بزرگ ہستیوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور ان کو معلوم ہو کہ جن کی غلامی کا دم بھرتے ہیں ان کے غلام کن صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر حیات باقی رہی اور موت نے مہلت دی تو انشاء اللہ آئندہ جناب مقداد میثم تمار کے حالات زندگی قلمبند کر کے پیش کئے جائیں گے۔

بارگاہِ رب العزت میں یہ عجز دست بدعا ہوں کہ ان چند سطور کو میرا ذریعہ نجات بنا دے۔ اور اپنے مولائے کائنات کی خدمت میں دست بستہ عرض پرداز ہوں کہ مولا اپنے اس جاں نثار اور دوست کے صدقہ میں اس کو درجۂ قبولیت بخش کر اس وقت میری شفاعت فرمادیں جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہوگا میرے آقا میرے گناہوں کی کوئی انتہا نہیں میرا دامن بالکل خالی ہے۔ پس پروردگار عالم کے پاس جانے کے لئے میرے پاس بجز ان چند خلوص کے ہدیوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہر چند کہ اس گنہ گار کے چشم سے آپ کے مظلوم فرزند کے غم میں نکلے ہوئے چند قطرے آنسو اور یہ ناچیز چند سطور ہیں جس کو لیکر اس عظیم دن حاضر ہوتا ہے۔ آپ کے فرزند نے ارشاد فرمایا ہمارے ذکر میں جو

Presented by Ziaraat.Com

جو ایک صفحہ لکھے گا وہ صفحہ اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہو جائے گا میرے آقا ان چند اوراق کے ذریعہ اپنے اس گنہگار غلام کو آتش جہنم سے بچا لیجئے۔

پروردگار عالم سے دست بدعا ہوں کہ میری ملت کے نونہالوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس بزرگ ہستی کے حالات پڑھ کر اپنے کردار کو بلند کریں اور ملت کا نام روشن کریں۔ آمین

احقر العباد
مولائے کائنات کے غلاموں کا ادنیٰ ترین
غلام
راحت حسین ناصری

یہ کتاب لکھی ہوئی طبع کے انتظار میں رکھی تھی میرے مخلص کرمفرما جناب محمد وصی خاں صاحب صدر مرکزی تنظیم عزاء رجسٹرڈ شیعہ ماتمی انجمنوں کے فیڈریشن و صدر ادارہ محفل حیدری نے اسے طبع کرنے کی خواہش کی جس کو میں نے نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ لہٰذا عزیزم سلمہ کو اس کتاب کے چھاپنے اور اس سے مستفیض ہونے کا پورا حق حاصل ہے کوئی دوسرے صاحب بلا اجازت عزیزم سلمہ یا میرے اس کے طبع کرانے کے حقدار نہ ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

مختصر فہرست جن کتب سے اخذ کیا گیا

نام کتاب	نام مصنف
طبقات ابن سعد حصہ سوم	ابن سعد
اصابہ فی احوال صحابہ	
تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی
فتوح البلدان	علامہ بلاذری
تفسیر قرطبی	قرطبی
تاریخ ابنِ کثیر	ابن کثیر
نفسِ رسوؐل	مولانا علی حیدر صاحب مرحوم
الفتنۃ الکبرا	طٰہٰ حسین مصری
مجالس المومنین	جناب شہید ثالث علیہ الرحمۃ
کنز العمال	
سیرۃ ہشام	ابن ہشام
الستیعاب	ابن الغیر
اسد الغابہ	
بحار الانوار	جناب محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ
ارجح المطالب	

Presented by Ziaraat.Com